نمبر (۳۹) مطبوعہ ۲۸ ستمبر ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک عہ

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی عہ

ایک شخص کے نام سات کاپیوں کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی +

ایڈیٹوریل

رموز العالمین
حصہ دوم

اس کتاب کے مصنفوں پادری ... جانسن بی ڈی پادری نہال سنگھ آف ... جو ... رسولوں کے عقیدہ

یہ ایک عمدہ تفسیر مہیا کر دی ہے یہ عقیدہ اگرچہ مختصر ہے مگر اس میں مسیحیت کی تمام ضروری تعلیمات موجود ہیں۔ اس میں بارہ فقرے ہیں جن میں کا ہر ایک جز مسیحی ایمان کے ایک مسئلہ کو ظاہر کرتا ہے۔ چونکہ ہمارا ایمان خدا کے کلام پر مبنی ہے۔ پس کتاب ہذا کے مصنفوں نے اس عقیدہ کے ہر ایک آرٹیکل کو کلام اللہ ہی کی آیات کثیر کے اقتباس سے قایم کرنا مقصود خاطر رکھا ہے۔ درحالیکہ اس طور پر اقتباس کی ہوئی چند آیات ہمیں بعید از مطلب معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن اکثر آیات کا اقتباس بخوبی پسندیدہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ رسول نے ہمیں تعلیم دی ہے۔ کہ ہر ایک کو جو تم سے اس امید کی بابت جو تمہیں ہے۔ پوچھے فروتنی اور ادب سے جواب دو۔ بیشک اسی طرح ہمیں اُن تعلیموں کو جن پر ہم ایمان رکھتے ہیں ثابت کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہئے۔ اس کتاب میں جس کی قیمت مصنفوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہو سکتی ہے۔ ہم کلام اللہ کی ایسی دلائل کا عمدہ بیان پاتے ہیں۔ ہم اس کتاب کی سفارش تمام مسیحیوں سے کرتے ہیں کہ وہ اُن کے ایمان کو مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اور اُن تمام محمدیوں اور ہندوؤں سے بھی۔ جو یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ مسیحی اُن تعلیمات اصول کی نسبت جنہیں مسیحی مانتے ہیں کیا تعلیم دیتی ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ اگلے ہفتہ میں اس کتاب کا کچھ اقتباس شایع کریں گے جس سے ہمارے ناظرین کو اس کی کچھ کیفیت معلوم ہوگی۔

فی زمانا محمدی نہایت حیران پریشان ہیں۔ کہ کیونکر اپنے نبی کی رسالت کو ثابت کرنے کے لئے کتب مقدسہ سے کوئی ہی خبر نکال سکیں۔ مگر جہاں تک تلاش کرتے ہیں اپنی مطلب براری کے لئے اُس کا کچھ ثبوت اُن میں نہیں پاتے۔ تو ناچار اُنہی پرانی خبروں کو جو اُن کی سمجھ میں محمد صاحب کے حق میں معلوم ہوتی ہیں۔ اور جن کے مدلل جواب بھی دے چکے اور ثابت کر چکے ہیں۔ کہ وہ محمد صاحب سے ہرگز منسوب نہیں ہو سکتی ہیں بار بار پیش کرتے رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں ہم نہیں جانتے کہ اُن کو کیونکر قایل کیا جائے۔ جبکہ وہ دیدہ و دانستہ حق سے چشم پوشی کرتے اور سچائی کو قبول کرنا نہیں چاہتے۔ مضامین و مطالب کتب مقدسہ کو خود نہیں جانتے اور جاننے والوں کی بات کو نہیں مانتے۔ اور اپنی دلی تسلی کے لئے اُن باتوں کو محمد صاحب پر جماتے جو سراسر اُن سے علاقہ نہیں رکھتیں۔ چنانچہ

مطبوعہ چشمہ ... پریس الہ آباد

جو ابھی ہے۔ کہ باوجودیکہ وہ عہد جدید کو نہ صرف محرف و منسوخ بلکہ صحیفہ عالم سے مفقود سمجھتے۔ اور موجودہ عہد جدید کو جعلی اور غیر جعلی ٹھہرا لیتے۔ تاہم اُسی سے محمد صاحب کی پیش گوئی نکال کر پیش کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ لودہیانوی محمدیوں نے جو منشور میں تین قطعہ اشتہار متواتر مرزا قادیانی کی تردید و تکذیب میں جاری کئے اُن میں سے ایک اشتہار میں محمدی رسالت کے ثبوت میں اشعار ذیل ہماری نظر سے گذرے:۔

جناب ابن مریم کا ہے فرمان ✦ تسلی بخش قلب اہل ایمان
میں اے لوگو سچ ہوں تم سے یہ بات کہتا ✦ مرا جانا ہی اب تم کو ہے اچھا
کہ جب تک میں نہ ہوں تم سے نرالا ✦ نہ آئے گا تسلی دینے والا
و لے میں جا کے اُس کو بھیج دوں گا ✦ کریگا فیصلہ اگر وہ سب کا ✦
کریگا سارے جھگڑوں کو وہی صاف ✦ کہیں گے سب کہ ہاں مصدق انصاف
میں اب تم سے نہ کچھ باتیں کرونگا ✦ رئیس آتا ہے اس سارے جہاں کا
رہے میرے بعد وہ سردار عالم ✦ خدا کے حکم سے مختار عالم ✦

اب یہ دو پیش خبریاں لودہیانوی محمدیوں نے محمد صاحب کی نسبت یوحنا کی انجیل سے پیش کی ہیں۔ جن میں سے پہلی حقیقت میں روح القدس سے۔ اور دوسری شیطان سے علاقہ رکھتی ہے۔ کیونکہ انجیل کے دیگر مقامات کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہو سکتا ہے۔ کہ ان دونوں مقاموں میں کسی نبی کی خبر مطلق نہیں۔ بلکہ تسلی دینے والے سے مراد روح القدس ہے جیسا کہ انجیل یوحنا ۱۴ باب ۲۶ آیت میں صاف لکھا ہے۔ کہ لیکن تسلی دینے والا یعنے روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب کچھ سکھلائے گا۔ اور جو کچھ میں نے تمہیں کہا ہے تمہیں یاد دلائے گا" پس جبکہ خداوند مسیح نے تسلی دینے والے کی خود تفسیر کر دی کہ وہ روح القدس ہے۔ تو اُس کو کسی نبی کی خبر سمجھنا بالکل نادانی اور جہالت ہے۔ نیز دُنیا کے سردار سے مراد شیطان ہے۔ اور اس امر کا اقرار سمجھدار محمدی عالم کر چکے ہیں۔ لیکن گر لودہیانوی محمدی اس خبر کو محمد صاحب سے منسوب کرتے ہیں تو انہیں اختیار ہے۔ ہم تو محمد صاحب کو ایسا نہیں سمجھتے۔ چنانچہ یہی نام شیطان کو دیگر مقامات کتب مقدسہ میں دیا گیا ہے جیسا کہ انجیل یوحنا ۱۲ باب ۳۱ آیت میں لکھا ہے کہ اب اس دنیا کی عدالت کی جاتی ہے۔ اب اس دُنیا کا سردار نکال دیا جائیگا۔ شاید ہمارے لودہیانوی محمدیوں نے ان لفظوں پر۔ کہ "مجھ میں اُس کی کوئی چیز نہیں ہے" زیادہ غور نہیں کیا۔ جن سے مسیح خداوند کی یہہ مراد تھی کہ شیطان جو مجھ پر آخری حملہ کرنے اور آزمانے کے لئے آتا ہے۔ مجھ میں ایسی کوئی چیز نہ پائے گا جس کے باعث وہ مجھ کو پھنسا سکے اور مجھ پر غالب آوے۔ بلکہ میری انسانیت تمام شیطانی چیزوں سے بالکل پاک اور بے عیب ہے۔ اب بھی اگر ہمارے محمدی بھائی مرغ کی ایک ہی ٹانگ کہے جائیں اور اصرار کرتے رہیں۔ تو انہیں اختیار ہے ✦

کالج ہال سے ایک نو مرید مسیحی

رتلام کا اخبار گیان پتر کا لکھتا ہے۔ کہ مسٹر رامانوجم جیتا ایم۔ اے۔ بی۔ ایل۔ ہائیکورٹ مدراس کے پلیڈر نے حال میں بروز سبت کلکتہ کے کارنوالیس سکوئیر فری چرچ مشن میں پادری ڈاکٹر کے ایس مکڈونلڈ صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ حاصل کیا۔ اُن کے والد مدراس کرسچین کالج کے ایک ہندو پروفیسر اور گورنمنٹ کے تیلیگو مترجم ہیں۔ مسٹر رامانوجم کالج کے ایک مستعد و محنتی طالب علم تھے۔ جہاں اُنہوں نے کئی پرائز (انعامات) حاصل کئے تھے۔ اُنہوں نے اُس ہجومی جماعت کے روبرو جو اُن کے بپتسما کا مشاہدہ کرنے کو جمع ہوئی تھی بیان کیا کہ کیونکر اُن کے دل میں مذہبی باتوں پر غور کرنے کی تحریک پیدا ہوئی۔ اور وہ مذہبی تحقیقات خصوصاً ہندو مذہب کی تحقیقات کے لئے اپنے نوجوان دوستوں کی ایک جماعت میں شامل ہوئے۔ مہاتماؤں کی قلعی کھل جانے پر کیونکر انکا عقیدہ تھیوصوفی کی نسبت متزلزل ہوا۔ اور کیونکر مسیحی مذہب کے مباحثہ کی کتابوں کو انہوں نے مطالعہ کیا۔ کس طرح ایک عرصہ بعد مسیحیت کے مضامین خصوصاً مسیح کے جی اُٹھنے پر لیکچروں کے وسیلے وہ اُس کی سچائی کے قایل ہوئے۔ اور کیونکر کالج کو چھوڑنے کے بعد مذہبی خیالات کو برطرف کر کے سوشیل ریفارم کا خیال پیدا ہوا اور ارادہ کیا۔ کہ اگر وہ اپنے والد کے بعد زندہ رہیں تو پھر مذہبی سوالات پر غور کریں گے۔ لیکن یہہ خیال پیدا ہوتے ہی پھر وہ کشمکش میں مبتلا ہوئے۔ مسز بیسنٹ کی ملاقات۔ اور سوامی ویکانند کی اسپیچوں۔ اور اُن کاغذات سے جو مذہبی پارلیمنٹ میں پڑھے گئے تھے اپنے دل کو پھر مذہبی مسایل کی طرف لگایا۔ جس کا نتیجہ یہہ ہوا۔ کہ وہ سوامی ویویکانند اور اینی بیسنٹ کے دعوؤں کی بطالت کے قایل ہو گئے۔ اُنہوں نے اپنے مذہبی معلموں کی قابل ہجو زندگیوں پر غور کیا۔ اور از سر نو مسیحیوں کے طرز عمل پر مسیحی مذہب کا مطالعہ شروع کیا۔ اور سچائی کا قایل ہو کر ذریعہ بپتسمہ مسیح کے پیرووں میں شامل ہونے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ انجام کار اُنہوں نے کہا کہ میں اس ہدایت کی صرف اس لئے فرمانبرداری کرتا ہوں۔ کہ میں ایسا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ میں اب ایسا خوش ہوں کہ پہلے کبھی نہ تھا۔ میں جانتا ہوں کہ میں نے نجات پائی ہے۔ اور اُس کے لئے میں اپنے نجات دہندہ کا مقروض ہوں جو ہمیشہ میرے دل میں سکونت کریگا۔ جس پر میں بھروسا رکھتا ہوں ہمیشہ اُسی میں جیتا اور چلتا پھرتا رہونگا"۔

مسٹر رامانوجم کے بزمرہ مسیحیت داخل ہونے کی نسبت کرسچین پیٹریٹ لکھتا ہے۔ کہ "بہت سے گریجوایٹ مدراس کرسچین کالج کے ہیں جو اپنے دلوں میں بخوبی تمام یہہ جانتے ہوئے چھوڑتے ہیں کہ مسیح بنی آدم کا نجات دہندہ ہے۔ بہت سے نوجوانوں کے دلوں پر وہ باتیں جو وہ ینگ مینس کرسچین ایسوسی ایشن میں سُنتے منقش رہتی ہیں اور وہ جانتے ہیں۔ کہ صرف مسیحیت ہی طریقہ نجات ہے۔ لیکن یہہ علم عمل تک انہیں نہیں پہنچاتا۔ یہہ عزت مسٹر رامانوجم کے لئے محفوظ تھی کہ انہوں نے اپنے تعلیم یافتہ ہموطنوں کی پیشروی کی اور انہیں جرات سے حاصل

مراسلات

بقیہ

قدیم بزرگان ہند کی دانائی کا تیسرا نتیجہ

معروف بہ

دردشائے شدران

اب اگرچہ کلام خدا کی بشارت بموجب فرمان الٰہی (قرنتیوں ۱: ۲۶ - ۲۷) تمام دنیا میں ہر اعلیٰ و ادنیٰ کو سنائی جاتی - اور بہت لوگ کچھ خیال بھی کرتے جاتے ہیں - مگر ایسے شدروں کے خیال میں اس خوشخبری و آزادی کا پیغام جو خدا تعالیٰ اپنی مہربانی سے ہر انسان کو عطا کرتا ہے کچھ تعجب نہیں اگر مشکل سے آوے - تاہم یہی خدا کا شکر ہے - کہ بہت کچھ اُس کو مان کر اور تعلیم حاصل کر کے ادنیٰ سے اعلیٰ نظر آتے جاتے ہیں جیسا کلام خدا نامہ اول قرنتیوں ۱: ۲۷ و ۲۸ میں مذکور ہے - کہ "خدا نے دنیا کے بیوقوفوں کو چن لیا - تاکہ حکیموں کو شرمندہ کرے - اور خدا نے دنیا کے کمزوروں کو چن لیا تاکہ زورآوروں کو شرمندہ کرے - اور دنیا کے کمینوں و حقیروں کو اور اُن کو جو شمار میں نہیں آتے خدا نے چن لیا - تاکہ اُنہیں جو شمار میں ہیں ناچیز کر ڈالے +

یہہ سچ ہے - کہ آجکل کے آریہ صاحبان ہندوؤں کے اعلیٰ ریفارمر اور ملکی و قومی ہمدرد کہلانا باعث فخر سمجھتے ہیں - اور آجکل کی روشنی کے باعث ایسے بعض خیالوں کو بالکل نکما - اور نہ سب سے جدا - بلکہ صرف برہمنوں کی بناوٹ سمجھکر اُن کو پاپ کے نام سے ملقب کرتے ہیں - ور دور دور کے ملکوں خصوصاً یورپ و امریکہ میں جانے - اور اپنا دہرم پرچار نے کی بہت کچھ ہمت بھی کر رہے ہیں - نہیں معلوم وہاں کے ہر شدرے کون یا کسی عقل کے آدمی خیال کئے گئے ہیں - کیا بعض کی حالت سے جو ہندوستان کی سیر بھی کر گئے اور جو کچھ حاصل ہوا بعض سے لیکر اپنے اپنے ملک کو سدہارگئے محض بےخبر ہیں ؟ مگر تعجب کی بات یہہ ہے - کہ ابھی ملک کے بر ہمنوں اور پوپوں کے ایسے کمزور خیالات کو زائل کرنے اور ایسے ذلیل و حقیر شدروں کی بھلائی و بہتری کے خیال پر جو نہایت ضروری و لازمی ہے بہت کم خیال کرتے ہیں - کیونکہ بہت کم - بلکہ کبھی نہیں دیکھا گیا - کہ کوئی بکرم آریہ صاحب یا اُن کے کسی اُپدیشک نے ایسے کمزور خیالوں کی صفائی کے لئے ایسے ذلیل و حقیر شدروں کے پاس علانیہ جا کر اور بٹھکر اُن کو گیان اور تعلیم دینے کے لئے دہرم کا اُپدیش کیا ہو - یا آریہ اینگلو ویدک سکول لاہور میں ایسے شدروں کے نوجوان لڑکے تعلیم پانے کے واسطے داخل کئے گئے ہوں - شاید کہیں ایک دو غیر ہندو معمولی سے برائے نام آریہ بنائے بھی گئے ہوں تو اُن کے ساتھ ظاہری پرہیز اور برتاؤ سے خود ہی معلوم کر سکتے ہیں - بلکہ آریہ صاحبان کی یہہ ایک عام شکایت ہے - کہ پادری لوگ چوہڑے چماروں کو عیسائی بنا لیتے ہیں - جو اُن کے بخیلے و متعصف خیالات کا پورا ثبوت ہے +

پس جب تک ایسے کمزور خیالات متعلق شدروں کے اعلیٰ و ادنیٰ کی بھلائی کے لئے شرم کو مطلق ترک نہ کریں اور اُس کے پورا کرنے کی اُمید پر کمر بستہ نہ ہوویں تب تک صرف زبانی جمع خرچ لاحاصل ہے - مگر دوستو یہہ صفت صرف خدا کے منصف رحیم کی ہے - کسی انسان کی نہیں - انسانی خیال سے ایسی باتوں کا پیدا ہونا کہ ان کا پورا تاثیر ہونا غیر ممکن ہے - پس اُس کا وہ خالص کلام یعنی انجیل مقدس ہے - جو سکھلاتی ہے کہ ساری شریعت اِس ایک بات پر ختم ہے - کہ "تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو" (گلاتیوں ۵: ۱۴) دنیا میں دوسری کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جس کے ذریعہ انسان مقتضی العقل ایسی اصلی و حقیقی ہمدردی کا خیال بھی کر سکے جو خدا اور انسان دونوں کو مطلوب ہے +

سلہ نہ صرف آریہ - بلکہ اکثر ذی عقل ہندو - اور بعض ایسے خیالات کو جو آجکل اُن کے اختیار سے بالکل باہر بھی ہیں نہ صرف ناروا اور ناجائز خیال کرتے ہیں +

راقم

بہادر مسیح مُناد

جناب اڈیٹر صاحب

آج ۳۱ اگست کے پرچہ نورافشاں میں جوالا سنگھ صاحب کے سوالات دریافت طلب از منکران الوہیت مسیح نظر سے گذرے اور چونکہ اُنہوں نے "بذریعہ اخبار" جواب طلب فرمایا ہے لہذا عرض ہے کہ

مُنکران اُلوہیت مسیح کا جواب

اُن کی اور ناظرین کی خاطر درج اخبار فرما کر ممنون فرمائیے

بھائی جوالا سنگھ کی خدمت میں گذارش ہے کہ اُن کے سوالات کسی طرح بھی منکران الوہیت مسیح سے جواب کے مستحق نہیں ہیں کیونکہ مسئلہ کثرت فی الوحدت کا انکار یا اقرار مسئلہ الوہیت مسیح پر موثر نہیں ہو سکتا اور مسئلہ کثرت فی الوحدت کا ثبوت آپکی ایمان کو تقویت نہیں دیتا کیونکہ آپ ثبوت وحدت فی التثلیث کے محتاج ہیں اگر اقانیم الوہیت تین سے زیادہ ہوئے تو اور اگر تین سے کم تو بھی معتقدان تثلیث کے نزدیک محض اقنوم واحد بلا کثرت سے بہتر نہیں - اور اگر کوئی شخص صرف اقانیم کا قائل بھی ہو جاوے تو بھی وہ الوہیت مسیح کا قائل نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ وہ پہلے اقانیم کی شمار کو تین پر محدود نہ کرے

و ...ان تینوں میں سے صرف اقنوم ثانی کی اوتار لینے کی حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں +

پس ابھی تک آپ نے اپنے سوالات میں وہی رعایت تعین و تشخص کی نہیں رکھی اور نہ غور فرمایا کہ کن لوگوں سے جواب پانا چاہئے اور پھر اس جواب سے کیا نتیجہ ہوگا +

میں آپ کے تینوں سوالوں کا ایک جواب لکھتا ہوں آپ "ماہیت الٰہی میں باعتبار تشخص تعینات یا اقانیم کے قائل ہیں" "تشخص تعینات و اقانیم" کا یہ استعمال معنے سے خالی ہے یہ الفاظ آپ کے اصطلاحات سے ہیں اور واضح تعریف کے محتاج - مگر ہم آپ سے پوچھتے ہیں آپ ایسے قائل کیوں ہیں؟ کس میدان میں کھڑے ہو کر آپ یہ نعرہ مارتے ہیں؟

ہماری سنئے ہم ماہیت الٰہی کا ادراک نہیں کر سکتے نہ ذات کا نہ صفات کا - ہمارا علم محدود ہے یعنے صرف اسی قدر ہے جس قدر خدا نے ہم کو اپنی ماہیت کی بابت اپنے کلام میں خود بتلایا اور جس قدر اس نے بتلایا ہے ہماری عقل اس پر خوشی سے صاد کرتی ہے

اور ہم اپنی محدود عقل کی مشکلات ذات احدیت کو اندرونی تفریق دیکر ضرب دینا نہیں چاہتے کیونکہ اس قسم کی تفریق و تقسیم اُن مشکلات کا حل نہیں بلکہ اُلٹا اور زیادہ پیچیدہ لا حل بناتی ہیں سنو تمہارے ایمان کا ترجمان پنجاب کا تثلیثی قاضی ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کیا فرماتا ہے "کثرت فی الوحدت ایک ایسا مسئلہ ہے کہ نہ اس کا سمجھنے والا پیدا ہوا نہ ہوگا" (جنگ مقدس)

آپ ذات الٰہی میں اقانیم کے کیسے قائل ہو گئے آپ جا بجا ہم کو ارشاد فرماتے ہیں "اس کی نظیر پیش کرو" آپ تو تمام "وجود" کونین سے کوئی ایک نظیر بھی ذات واحد میں اقانیم یا اشخاص ثلثہ کی پیش کریں "صفت و موصوف" سے آپ کیوں بحث کرتے ہیں کیا خدائی صفت کو آپ اقانیم کہتے ہیں؟ اگر یہ کہنے میں توضیح بتائے کہ ہمارا آپ کا جھگڑا جلد پٹ جائے آپ کو لفظ "وجود" کیوں ستاتا ہے کیوں آپ حیثیت و نوعیت و تعدد کے پیچ میں آئے ہوئے ہیں خدا کا کلام اس پیچ سے نکالتا ہے +

(۱) میں خدا ہوں اور کوئی دوسرا نہیں میں خدا ہوں اور مجھ سا کوئی نہیں یشعیا ۴۶/۹

تمام روئے زمین میں میری مانند کوئی نہیں خروج ۹/۱۴

آسمان پر خداوند کا نظیر کون ہے؟ زبور ۸۹/۶

(۲) میرے حضور تیرے لئے کوئی دوسرا خدا نہو خروج ۲۰/۳

میں ہاں میں ہی وہ ہوں اور کوئی معبود میرے ساتھ نہیں

(۳) خداوند ہمارا خدا ایک خداوند ہے مرقس ۱۲/۲۹

ایک خداوند اور اس کا نام ایک ذکریا ۱۴/۹

خدا ایک ہے اور اس کے سوا اور کوئی نہیں مرقس ۱۲/۳۲

کوئی خدا نہیں مگر ایک ایک خدا ہے - جواب ہے ۱ قرنتھی ۸/۴

خدا ایک ہی ہے - گلتی ۳/۲۰ واعظ ۵/۱

اکیلا سچا خدا یوحنا ۱۷/۳

اور ہم اس کے مطابق کہتے ہیں کہ خدا ایک ہے یعنے ماہیت میں ایک ذات میں ایک شخصیت میں ایک الوہیت میں ایک ربوبیت میں ایک - نہ اس کا کوئی عدیل ہے نہ اس کا کوئی نظیر نہ اس کا کوئی مثل ہے نہ مانند نہ ہمسر نہ برابر + نہ اس کے سوا کوئی خدا ہے نہ اس کے مخالف کوئی خدا نہ اس کے ساتھ کوئی خدا - اس کا کوئی دوسرا نہیں اس کا کوئی شریک نہیں +

غالباً اب آپ ایک کے معنی سمجھ گئے ہونگے اس کے اظہار کے لئے بیہودہ فلسفی کی اصطلاحات کی ضرورت نہیں اس کے سمجھنے کے لئے منطق لازمی نہیں پس کیوں الفاظ بے معنے سے صداقت کو تاریک کریں حقیقت میں جیسا کلارک صاحب طنزاً فرماتے ہیں سچ ہے کہ اس کو تو ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے - اور ستایش ہو زمین و آسمان کے خداوند کی جس نے ان چیزوں کو داناؤں اور عقلمندوں سے چھپایا اور بچوں پر کھول دیا +

پس قائلان الوہیت مسیح سے التماس ہے کہ وہ کلام الٰہی کے میدان میں ہم سے سوالات کریں اور جوابات سنیں اگر وہ ہم کو تثلیث و تربیع کا قائل کرنا چاہتے ہیں تو اسی کلام کی گواہی ہم کو سناویں - ہم سوفسطائی خیالات و باطل اوہام سے جن کو نہ آج تک کوئی خود سمجھا نہ کسی کو سمجھا سکا کوسوں دور رہتے ہیں اور کلام الٰہی کی چٹان پر اپنے دین و ایمان کی بنیاد کو قایم کرتے ہیں +

دیکھو ہم کہتے ہیں کہ خدا ایک ہے اور اس کے لئے کلام خدا کو ضامن لاتے ہیں تم کہتے ہو کہ خدا تین ایک ہے اور کلام خدا سے کوئی سند نہیں دیتے پس اس تین یا پانچ سے کیا حاصل -

اور اگر کلام خدا سے الگ ہو کر تثلیث کی ضرورت ثابت کرتے ہو تو ہم تمہاری ضرورت کے قائل نہیں ہاں اگر تم چاہو تو اقانیم و وحدت و تثلیث و تشخص و تعین کی تعریف ہم کو سناؤ اور ہم تم کو دکھلاویں گے کہ جس طرح تمہارے عقیدہ کی رو سے خدا تین بھی ہیں اور تین نہیں بھی اسی طرح تمہارا عقیدہ معنی و الفاظ کے لحاظ سے سب کچھ ہے اور کچھ بھی نہیں ہے +

اور آپ انسان کی نجات کے بارے میں اطمینان کلی رکھیں اس کے کسی امر کی بابت یہ نہ فرماویں کہ "بغیر تسلیم کثرت اقانیم" ذات احدیت سے ایسا ہونا محال ہے - وہ خود فرماتا ہے - مجھے اپنی حیات کی قسم کہ میں کسی گنہگار کی موت سے خوش نہیں ہمارے واحد خدا کو انتظام خدائی کے لئے اسسٹنٹ و مشیر درکار نہیں کس نے اس کا مشیر ہو کر اسے سکھلایا اس نے کس سے مشورت لی ہے جو اسے تعلیم دے اور اُسے عدالت کی راہ سکھلائے اور اُسے معرفت کی بات بتلائے اور حکمت کی راہ سے آگاہ کرے - خدا کے عدل و رحم میں مخالفت نہیں ہے رحمت و سچائی ملی جلی ہیں صداقت و سلامتی نے بوسہ لیا ہے پس ذات واحد بآن واحد شخص واحد سے انتقام جوئی و صلح جوئی "روز" کرتی ہے اس کا عدل عین رحم ہے اُس کا رحم عین عدل اس کا انتقام عین صلح ہے وہ ایک آن سو کھا عادل نہیں اور دوسری آن سو کھا رحیم نہیں اس کا پیغام قہر نہیں صلح کرم ہے اس کے زخم میں مرہم - خدا محبت ہے - اس کے معنی دریافت کرو اور آپ روز کیا پڑھتے ہیں جس طرح ہم اپنے تقصیر واروں کو معاف کرتے ہیں تو ہماری تقصیریں معاف

کر کیا اپنی ذات میں بغیر کثرت اقانیم رکھے ہوئے آپ اپنے تقصیر واروں کو نہیں معاف کر سکتے کیا آپ بھی مجموعہ اقانیم میں صرف بیٹے پر کیسے رحم ہوا؟ ہم پر بھی ایسے ہی رحم ہوگا خدا جانے آپ کس بلا کے پیچ میں آئے ہوئے ہیں آپ کلام خدا کی سی نہیں کہتے

اکبر مسیح از باندہ ؞

اشتہار

مرزا قادیانی کی باطل پیشگوئی پر اُس کی مکرر تقریر ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء والی

اس قول کے مطابق ہے کہ رسّی سڑ گئی پر وٹ نہ گیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب کی بابت۔ کہ اگر وہ حق کی طرف رجوع نہ کریں گے تو ۵ جون ۱۸۹۳ء سے ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک مر جائیں گے ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو باطل ثابت ہوئی کیونکہ آتھم صاحب زندہ رہے۔ اب اپنی روسیاہی کو ڈھانپنے اور مریدوں کا دل بہلانے کے لئے ایک اور تقریر شایع کی ہے۔ جو ہمارے سامنے بھی ہے ناظرین مرزا صاحب کی فریب بازی سے خود ہی چوکنے ہو گئے ہیں۔ اسی طرح اُن کی دوسری تقریر سے بھی چوکس ہونا چاہیے مرزا صاحب کا نیا اشتہار ظاہر کرتا ہے۔ کہ اُنہوں نے خوف زدہ اور پریشان ہو کر یہہ تقریر شایع کی ہے۔ کہ آبھا کی ابکی دفعہ پھر آ۔ آسمیں ؞

اوّل بات یہہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نے اپنی تقریر کا عنوان "فتح اسلام پر مختصر تقریر" لکھا ہے۔ یہہ ایک عجیب سو کہنا اس اسلام کے لئے ہے جو مرزا صاحب اپنی بناوٹی پیشگوئی میں اسلام کو خواہ مخواہ لپیٹ رہے ہیں۔ اور تعجب ہے کہ پیشگوئی کے باطل ثابت ہونے پر بھی آپ نے فتح اسلام کی ناحق پکار کر دی۔ کیا اہل اسلام مرزا کی پیشگوئی اور اسلام میں کوئی ذاتی نسبت مانتے ہیں؟

دوم یہہ کہ مرزا صاحب نے اپنی پیشگوئی کے باطل ٹھہرنے کے بعد اس کے دو حیلے بتلائے ہیں "اول یہہ۔ فریق مخالف جو حق پر نہیں ہاویہ میں گرے گا۔ اور اُس کو ذلت پہنچیگی دوسرا یہہ کہ اگر حق کی طرف رجوع کریگا۔ تو ذلت اور ہاویہ سے بچ جائیگا اُن کی مسٹر آتھم کی نسبت الہامی فقرہ یعنے ہاویہ کے لفظ کی تشریح ہم نے یہہ کی تھی۔ کہ اس سے موت مراد ہے۔ بشرطیکہ حق کی طرف وہ رجوع نہ کریں۔ اب ہمیں خدا تعالیٰ نے اپنے خاص الہام سے جتلایا۔ کہ اُنہوں نے عظمت اسلام کا خوف و غم اپنے دل میں ڈال کر کسی قدر حق کی طرف رجوع کیا۔ جس وعدہ موت میں تاخیر ہوئی۔ کیونکہ ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ اپنی قرارداده شرط کا لحاظ رکھتا"؛

مرزا صاحب کا یہہ پچھلا فریب پہلے سے ہی بد تر معلوم ہوتا ہے۔ جب تک پندرہ مہینے گذر نہ گئے اس پہلو پر زور رہا کہ آتھم مر جائیگا۔ ضرور مر جائیگا۔ جب پندرہ مہینے پورے گذر گئے اور آتھم صاحب زندہ ہی رہے۔ تو دوسرے پہلو کی سوجھی ہے یعنے پندرہ مہینے سے چار دن بعد۔ کہ اُس نے کسی قدر حق کی طرف رجوع کیا۔ اور اس لئے نہیں مرا۔ مگر بیشتر اس سے کہ مرزا صاحب کو نیا الہام ہوا مسٹر آتھم صاحب نے اُس کی بھی بیخ کنی کر دی۔ یعنے ۷ ستمبر ۱۸۹۴ء کو عام جلسہ میں علانیہ یہہ اظہار کیا۔ کہ "کلیسیا خداوند کے کلام کو یاد رکھے۔ جو موسیٰ کی معرفت ہوا۔ کہ "اگر کوئی تمہارے درمیان جھوٹا نبی آوے۔ اور نشان مقرر کرے۔ اور اُس کے کہنے بموجب ہو۔ تو خبردار تم اس کے پیچھے نہ جانا۔ کیونکہ خداوند تمہارا امتحان کرتا ہے"۔ اور یہہ جو مہینے گذرے ہیں ان کی بابت اُنہوں نے فرمایا۔ کہ "میں نے فقط دو باتیں معلوم کیں جن سے میری تسلی ہی۔ یعنے خداوند روح القدس کا سہارا اور خداوند یسوع مسیح کا خون"؛

مسٹر آتھم صاحب نے اس تقریر سے کئی ایک باتیں ثابت کر دیں۔ اوّل یہہ کہ۔ اگر ڈپٹی صاحب کو مرنا بھی ہوتا۔ تو بھی وہ مرزا صاحب کو جھوٹا ہی جانتے۔ اور شروع سے اُن کے الہام کو باطل جانتے رہے ؞ دوسرے یہہ۔ کہ اسلام کا خوف و غم اس مرد میدان کے خیال میں بھی نہ گذرا تھا۔ کیونکہ جس دل میں روح القدس کی پشتی۔ اور مسیح یعنی خداوند کا کفارہ سہارا ہے وہاں اسلام کے خوف اور قادیانی پیشگوئی کا کیا گذر ہو سکتا تھا؟ تیسرے یہہ۔ کہ آتھم صاحب نے مرزا صاحب والے حق کی طرف رجوع نہ کیا تھا۔ اور پھر بھی زندہ رہے۔ اور ان کو زندہ رکھکر خدا تعالیٰ نے ثابت کر دیا۔ کہ مرزا قادیانی نے جو کہا خدا کی طرف سے نہیں تھا؛ اور مرزا صاحب اور ناظرین بھی غور کریں۔ کہ کیا اسلام کی طرف رجوع کرنا اسیکو کہتے ہیں۔ کہ مسٹر آتھم صاحب کا ایمان مسیح کے کفارہ پر قایم رہا۔ اور قایم ہے۔ اور پاک تثلیث کے اقانیم کو پشت پناہ جانتے رہے۔ اور قرآن والے اسلام کی حمایت میں کبھی ایک لفظ بھی نہ کہا اور نہ اپنی تصنیفات پر جو اسلام کے برخلاف لکھ چکے ہیں کسی قدر بھی تاسف ظاہر کیا؟ اس حال میں کیونکر مانا جاوے۔ کہ ڈپٹی صاحب نے مرزا والے حق کی طرف کسی قدر رجوع کیا۔ اور اس لئے نہیں مرے یہہ مرزا صاحب کا ایک ڈھکوسلا ہے جس سے آپکی جھوٹی پیشگوئی کو ذرا بھی زور نہیں پہنچتا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ آتھم صاحب کی زندگی نے مرزا صاحب کی موت والی پیشگوئی کے ہر پہلو کو باطل ثابت کیا ہے ؞

اے مرزا قادیانی! یہہ جان رکھ۔ کہ خداوند فرماتا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کا نام بیجا مت لے۔ کیونکہ جو اُس کا نام بیجا لیتا ہے خداوند اُسے بے گناہ نہ ٹھہرائیگا (خروج ۲۰: ۷) اور یہی یسعیاہ ۸: ۱۹ و ۲۰۔ مرزا قادیانی نے خداوند۔ اور اس کے مسیح کے برخلاف مُنہہ کھولا۔ اور جس نے اُس کو ٹھٹھوں میں اڑایا ہے (زبور دوسرا) کہ اُس کی پیشگوئی کو اس کا اپنا وہم اور جنون ثابت کیا ہے؛ مرزا قادیانی نے اپنے نئے اشتہار کے صفحہ ۳ پر

یہہ سراسر غلط لکھا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا۔ کہ عیسائیوں کو کچھ عرصہ تک جھوٹی خوشی پہنچا دیں۔ خدا تعالیٰ ایسی باتوں سے دل لگی نہیں کرتا ہے۔ برعکس اس کے اُس نے ظاہر کیا۔ کہ جب بعض آدمی مرزا قادیانی کی پیروی میں بے تمیز ہو رہے تھے۔ اور باز نہیں آتے تھے۔ تو پندرہ ماہ کے لئے مرزائیوں کو بے تمیزی کی خوشی میں چھوڑ دیا (رومیوں ۱: ۲۸) لیکن اب پھر موقع بخشتا ہے۔ کہ بے تمیزی اور ضد کو ترک کریں۔ اور سچائی کی پیروی کریں۔ کیونکہ خدا نے صاف صاف فیصلہ کر دیا ہے۔

سوم یہہ کہ مرزا صاحب نے اب جھوٹے ٹھہرنے کے بعد ایک اَور تجویز سوچی ہے۔ اور کیا کرتے۔ دل کا ابال ابھی نہیں گیا ہے۔ ناظرین نے وہ [illegible] تجویز پڑھی ہوگی۔ اس لئے اُس کی نقل یہاں نہیں کیجاتی ہے۔ پہلے الہام کی مدد سے تو مرزا صاحب نے خود ڈپٹی صاحب پر لعنت کی تھی۔ اور وہ ہیچ نکلی۔ اور اب ترمیم شدہ الہام کی رو سے یہہ بندوبست چاہتے ہیں۔ کہ مسٹر آتھم صاحب خود اپنے اوپر لعنت کریں۔ ہاں آپ کی پیش گوئی سے تو کچھ بن نہ پڑا۔ اب ڈپٹی صاحب سے وہی پیشگوئی کروانے ہیں۔ ایسی باتیں صرف کمینہ پن کو ظاہر کرتی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ مسٹر آتھم صاحب کو کیا غرض ہے۔ کہ آپ کے ساتھ لعنت بازی میں شریک ہوں۔ آپ خود ہی پیشگوئی کر گئے تھے۔ اور خود ہی جھوٹے نکلے۔ ڈپٹی صاحب نے تو ایسی حرکت کے لئے تحریک نہیں کی تھی۔ سو اب اُن سے پھر بازی لگانا کیا فائدہ ہے؟ آپ کے اشتہار سے شاید آپ کو اور آپ کے مریدوں کو کچھ تسلی ہو گی۔ لیکن وہ جھوٹھ جو ثابت ہو چکا۔ وہ تو نہیں مٹتا۔ مرزا صاحب اُس تجویز میں جو اقرار مسٹر آتھم صاحب سے علانیہ کروانا چاہتے ہیں۔ وہ اقرار تو اُنہوں نے ۵ ستمبر کو امرتسر کے جلسہ میں کر دیا تھا۔ اور مرزا صاحب کو تو الہام بھی پہنچے ہوا۔ چاہئے تھا کہ ذرا قادیاں سے باہر نکلتے۔ اور اس جلسہ میں شریک ہوتے۔ مسٹر آتھم صاحب پابند نہیں۔ کہ اب کسی قسم کی شرط کا لحاظ کریں +

کمترین نے نور افشاں مطبوعہ ۱۷۔ اگست میں مضمون الہام الٰہی۔ اور الہام ارواحی کے آخر میں اپنی دور اندیشی سے یہہ لکھا تھا کہ کہیں ایسا نہو جو آپ کی پیشگوئی کی تاریخ بڑھ جائے اور اگر ایسا ہوا کرے تو مسٹر آتھم کیا۔ جس کو چاہیں تاریخوں ہی سے مار سکتے ہیں۔ اب مرزا قادیانی صاحب نے اپنے اُس اشتہار کی رو سے جس کی کیفیت سناتا ہوں۔ کمترین کی دور اندیشی کی تکمیل کر دی ہے۔ اور ایک سال کی زیادہ تاریخ بڑھانے کے لئے مسٹر آتھم صاحب سے درخواست کی ہے۔ اگر مرزا صاحب کو سچ مچ الہام ہوا تھا تو اُس الہام کی خدا کو زیادہ فکر ہونی چاہئے تھی۔ اور لازم تھا۔ کہ جب ہم نے اندیشہ ازدیاد تاریخ کا ظاہر کیا تھا۔ تو مرزا صاحب بھی ترمیم الہام ۵ ستمبر سے پہلے مشتہر کر دیتے۔ لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ بہتر ہے کہ مرزا صاحب اب الہام کی عادت چھوڑ دیں اور سچے دل سے توبہ کریں۔ خداوند ایسوں کو قبول کرنے کا وعدہ فرماتا ہے۔ اور اُن کے مریدوں کو چاہئے۔ کہ مرزا صاحب کی اس نئی ترمیم الہام کی کچھ پروا نہ کریں۔ اور اب مرزا صاحب کا پیچھا چھوڑیں جو کچھ ہو چکا سو کافی ہے +

راقم

جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس

۱۴ ستمبر ۱۸۹۴ء گوجرانوالہ +

قیامت۔ قیامت قیامت

ع گنہگارو سنبھل بیٹھو قیامت سر پہ آپہنچی

لو قبلہ بوریا بدھنا سنبھالئے کمبل کانٹے سے درست ہو جائے۔ سفری پورٹ منٹو خرید لیجئے۔ سوال و جواب کے لئے تیار ہو رہئے گا۔ مہاجن کا حساب چکا دیجئے۔ دوستوں سے گڈ بائی کا شیک ہینڈ کر لیجئے۔ اب تو اس دنیائے فانی میں چند دنوں کی مہمانی اور ہے۔ قیامت کی لین ڈوری آ پہنچی محشر کا خیال بھنور کی طرح چکرا دیتا ہے۔ این جانب کے تو پیٹ میں کھلبلی مچ گئی۔ غافل سے غافل کو ہوشیار ہو جانا لازم ہے اب بہت سو چکے۔ غفلت کی چادر اُتار پھینکنی چاہئے۔ ارے میاں خیر تو ہے کیا آپ کو بھی الہام کا سودا ہو گیا۔ آخر کچھ تو کہو یہہ وحشت کی خبر کہاں سے ملی خواہ مخواہ ڈرا رہے ہو۔ عقل کے ناخن لو۔ یہہ چکمے کسی اناڑی کو دیجئیگا۔ یہاں کچی گولیاں نہیں کھیلی ہیں +

حضرت جرمنی کے منجم کی پیشین گوئی نے بوکھلا دیا۔ بندہ درگاہ تو سمجھا تھا کہ یہہ بھی مرزا قادیانی کی الہامی پیشینگوئی کی طرح رنگ چاٹ کر رہ جائیگی۔ مگر غور سے جو دیکھتا ہوں تو اس کے پوری ہونے کے سامان کچھ کچھ نظر آنے لگے۔ ارے میاں کون سی پیشین گوئی۔ اجی وہی ۱۸۹۹ء والی۔ ابھی تو اس کو پانچ برس کا عرصہ باقی ہے۔ مگر پیش خیمہ آ پہنچا۔ دیکھئے چین جاپان میں جنگ شروع ہو گئی۔ کسی کو کیا معلوم کہ یہہ کیا کیا رنگ لائے۔ بھلا خیال تو فرمائیے کجا چین کجا جاپان۔ کجا رام رام کجا ٹیں ٹیں۔ کہتے ہیں گیدڑ کی جب شامت آتی ہے تو گاؤں کی طرف منہہ کر کے بھاگتا ہے۔ میاں کی کھوپڑی کھجلائی تو چین سے ہی جا بھڑے اور آنکھوں چین بولتا نظر آتا ہے۔ مگر قصہ یہہ غیبی تحریک ہے غیبی کسی کا اس میں کیا اجارہ۔ واہ چین واہ شاباش۔ کیا کہنا ع مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا اور سنئے قسطنطنیہ میں میاں زلزلہ خاں نے خلقت کی مزاج پرسی کی ہے۔ ہندوستان میں گوہنا جھیل کے سیلاب نے لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے۔ ہیضہ صاحب نے بھی خلقت میں [illegible] کر دی ہے۔ اب یہہ قیامت کے سامان نہیں ہیں تو کیا ہیں۔ ابھی یہہ تو دیباچہ ہے ذرہ آگے ملاحظہ فرمائیے۔ مہدی سوڈان میں دندنا رہا ہے مثیل مسیح پنجاب میں ڈنڈ پیل رہے ہیں بس ایک دجال کی کسر باقی ہے وہ بھی کہیں نہ کہیں سے جلد سر اُٹھانے والا ہے غالباً پنجاب کی زمین آپ کے لئے موزوں ہو۔ کیا معنی کہ نبوت کی ہوا آج کل اس طرف چل رہی ہے اور رند و بے ایمانوں کا میدان

بس وہاں ہی صاف ہے - کیوں نہ کہئے گا کیا دور کی سوجھی ہے - یہی واقعی دور کی سوجھی آپ کا بایاں قدم لیجئے بندہ نوردو گیارہ ہوتا ہے پھر کبھی ملاقات ہوگی +

راقم

لوگ کہتے ہیں قیامت کو کہ یوں ہے دوں ہے یوں
فتنہ ہے اک تری ٹھوکر کا مگر کچھ بھی نہیں

دوستی

دوستی کی نسبت دو ایک آرٹیکل نور افشاں میں شایع ہو چکے ہیں جن میں بعض خیالات عمدہ ظاہر کئے گئے ہیں واقعی یہہ مضمون بہت وسیع ہے جہانتک غور کیا جائے ایک نہ ایک بات نئی نکل ہی آتی ہے - یہہ ہیچمیرز بھی اپنا خیال ظاہر کرنے کی جراءت کرتا ہے +

آجکل کے زمانہ میں اگر حقیقی دوست کی تلاش کی جائے تو اس میں کامیابی کی اُمید اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے کیونکہ آدمی جیسا کہ ظاہری صورت میں ایک دوسرے سے فرق رکھتے ہیں ویسا ہی سیرت میں بھی - جہاں دو کی طبیعت ایک طرح کی مل گئی وہاں ہی دوستی کی بنیاد بھی پڑ گئی - اس میں نہ دولت وثروت کوئی رکاوٹ ہو سکتی ہے نہ علم وہنر کوئی سد راہ ہ

حقیقی دوستی وہی ہے جب ایک دوست دوسرے دوست کی مصیبت و تکلیف کو یہہ سمجھے کہ یہہ تکلیف و مصیبت میرے دوست پر نہیں آئی ہے بلکہ مجھ پر - اور اسکا بوجھ ہلکا کرنے میں حصہ لے مگر عموماً ایسا نہیں ہوتا - جہاں دوست پر مصیبت آئی باتیں تو بہت سی بنائی جاتی ہیں - دلجمعی کی جاتی ہے تسلی بھی دی جاتی ہے مگر محض بے سود جہاں کسی قسم کی امداد کی استدعا کی گئی سیکڑوں عذر و بہانے بنائے جاتے ہیں اور رو پوشی اختیار کی جاتی ہے اور آخر کو یہہ بھی خیال نہیں رہتا کہ اس شخص سے کبھی ہماری ملاقات تھی بقول حضرت سفیر ؎ نعمت میں یار غار مصیبت میں برکنار - دنیا پرست دیکھنے والے ہوا کے ہیں - اور جہاں کہیں راستہ پر آمنا سامنا ہو بھی گیا - تو نظر تک اُٹھا کے نہیں دیکھتے بات چیت کرنا تو درکنار ؎ سچ تو یہہ ہے کہ بُرا وقت نہ دکھلائے خدا - دوست پھر جاتے ہیں دشمن کی شکایت کیا ہے + حقیقی دوستی میں دوست کی مصیبت دیکھی نہیں جاتی - جبتک کہ وہ مصیبت اس پر سے ٹل نہ جائے دوست کی طبیعت برابر بے چین رہتی ہے مصیبت زدہ دوست کی امداد کرنے کو دل خواہ مخواہ تحریک کرتا ہے - اُبھارتا ہے - شوق دلاتا ہے اور یہہ فرض منصبی ایک گونہ راحت معلوم ہوتا ہے - سیکڑوں تدبیریں سوچی جاتی ہیں کہ کسی طرح دوست کی مدد ہو کسی نے خوب کہا ہے - ؎ دوست آں دانم کہ گیرد دست دوست + در پریشاں حالی و درماندگی + مگر یہہ امداد و ہمدردی کا اظہار بے غرض و بے لوث ہونا چاہیے تب ہی حقیقی دوستی کی بنیاد قایم رہتی ہے مگر بہت لوگ ایک شخص کی مصیبت میں اُس کی امداد کرنے سے اس پر ایک طرح کا دباؤ ڈال کر اپنا کوئی مطلب نکالنا چاہتے ہیں ہمارے تجربہ میں کئی شخص اس قسم کے آئے - اُن کے واسطے یہی کہا جاسکتا ہے - شعر جستجوئے دگرے داشت چو پرسیدم زند منفعل گشت و بمن گفت ترا می خواہم - اور اس پر طرہ یہہ ہے کہ جب اپنا مطلب نکلتا نہیں دیکھتے تو دشمن ہو جاتے ہیں دوست کی پہچان میں کسی کا مقولہ ہے کہ دوست کو آدھی رات کو جگا کر اُس سے کوئی رقم بطور قرضہ مانگی جائے +

حقیقی دوست کی پہچان ایک یہہ بھی ہے کہ دوست کے عیوب آئینہ کی مانند روبرو صاف وصریح ظاہر کردے مگر تجربہ میں ایسا بھی ہوتا کم دیکھنے میں آیا ہے بلکہ اس کے برعکس تملق وچاپلوسی کو کام میں لایا جاتا ہے جھوٹی خوشامد سے آسمان پر چڑھا دیا جاتا ہے آپ ایسے آپ ویسے آپ کے باپ ویسے آپ کے دادا ویسے - تملق و خوشامد کی عادت جس شخص میں ہو اُس کی دوستی کا اظہار قابل اعتماد نہیں ؎ خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں - گفتہ آید در حدیث دیگراں +

دوستی کے خاص آئین ہیں جن کا لحاظ رکھنا واجبات سے ہے - رشک وحسد کو پاس نہ پھٹکنے دے غیبت کے عادی نہ ہونا چاہئے - دوست کی عزت آبرو وخیر خواہی مد نظر رہے - ؎ خیال خاطر احباب چاہئے ہر دم - انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو - صاف باطنی و سینہ بے کینہ ہونا چاہئے - تحمل بردباری و برداشت کی عادت ہونا چاہئے وغیرہ وغیرہ - ان ہی پر دوستی کے قایم رہنے کا دارومدار موقوف ہے -

دوستی وہ ہی پکی ہوتی ہے جو دیر میں پیدا ہو جھٹ پٹ ڈال سے کام نہیں چلتا اور یہی سبب ہے کہ دوستوں سے اکثر ٹھوکریں پہنچتی ہیں ؎ دوستوں سے اس قدر صدمے اُٹھائے جان پر - دل سے دشمن کی عداوت کا گلہ جاتا رہا - کسی نے کہا ہے دیر آید درست آید - جو چیز جلد گرم ہو جاتی ہے وہ ٹھنڈی بھی جلد ہوتی ہے - مگر جو دیر میں گرم ہوتی ہے وہ دیر میں ٹھنڈی ہوتی ہے - اگر دوستی میں یہہ باتیں ہیں تو وہ دوستی کہلائیگی ورنہ یہہ شعر بجا کہا جا سکتا ہے - ؎ خدا ملے تو ملے آشنا نہیں ملتا - کوئی کسی کا نہیں دوست سب کہانی ہے - یوں تو مطلب کے یار بہت مل جاتے ہیں - اور آخر یہی ہوتا ہے سلفی یار کس کے - دم لگایا اور کھسکے +

دوستی کے مختلف مراتب ہیں ایک وہ جس کو انگریزی میں انٹیمیسی (Intimacy) کہتے ہیں جس میں ایک دوست دوسرے دوست کا ہمدم وہمراز ہوتا ہے دوسرے کو فرینڈشپ (Friendship) کہتے ہیں جس میں ذرہ کھل کر برتاؤ ہوتا ہے - تیسرے کو اکوئنٹنس (Acquaintance) کہتے ہیں یعنے جان پہچان جس میں معمولی علیک سلیک ہی ہوتی ہے - زیادہ بے تکلفی نہیں ہوتی - واضح رہے کہ لو (Love) عشق دوسری بات ہے

دنیوی دوستی تو صرف دنیا ہی کے واسطے ہے عاقبت میں کام نہیں آئیگی لازم ہے کہ عاقبت کے واسطے بھی ایک حقیقی

دوست ڈہونڈہنا چاہیں جو کہ ایک مقدم امر ہی۔ پس حسد کے تو و لگانا چاہیئے اور اُس کے اکلوتے بیٹے کو اپنا ہمراز بنانا چاہیئے

مضمون کو حتی المقدور مختصر لکہا گیا ہی تاکہ ناظرین کا بیش قیمت وقت زیادہ ضایع نہ ہو +

راقم

ہماری خست جگر اُٹھ کے دیکھ لو تم بھی یارو
زمانہ اور ہی یہہ سنگ بھی نظر میں رہے ہی

جناب ایڈیٹر اخبار نورافشاں لودیانہ

آپ کے اخبار میں جو مراسلت بابت دعوت مباحثہ مذہبی چہپی ہی اس میں دو بڑے بہاری تصرف ہوئے ہیں ایک یہہ کہ پادری فتح مسیح کے دوسرے خط مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۹۴ء کے آخر میں جو یہہ عبارت درج تھی کہ نیز آپ اجازت دیں جو خطوط فیمابین مباحثہ کے بابت لکہی جاویں وہ چہپوائے جائیں خواہ اخبار میں یا الگ۔ بندہ فتح مسیح +

یہہ عبارت اس خط سے نکالی گئی ہی جس کی وجہ یہہ ہی کہ اس فقرہ کے جواب میں جو اس طرف سے اشاعت خطوط کی اجازت کی شرط تحریر کی گئی تھی اس کی پابندی سے آزادی ملے

دوسرا۔ یہہ کہ اس خط کا جواب جو خاکسار نے پادری فتح مسیح کو دیا تھا اسکو شایع نہیں کرایا گیا +

ان دونوں تصرفوں کے اظہار کے غرض سے باقی حصہ مراسلت آپ کے پاس ارسال کرکے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس حصہ کو معہ اس خط کے اس اخبار میں جگہہ دیں۔ آپ جانتے ہیں کہ یہہ مراسلت اور اخباروں میں بھی شایع ہوسکتی ہی اور ہوگی مگر چونکہ اس کا ایک حصہ کسیقدر تصرف کے ساتھہ آپ کے اخبار میں شایع ہوچکا ہی لہذا آپ کا منصبی فرض ہی کہ باقی حصہ کو بھی آپ اپنے اخبار میں شایع کریں۔ اور اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے سے دریغ نکریں۔ میں آپکا شکریہ پیشگی کرتا ہوں +

ابو سعید محمد حسین۔ ایڈیٹر اشاعۃ السنہ

جناب ایڈیٹر صاحب گڈ مورننگ

مہربانی فرماکر چند سطور نورافشاں کے کسی گوشہ میں درج فرماکر بندہ کو ممنون احسان فرماویں +

مجھکو آج ایک کارڈ ایک دوست کے ذریعہ ملا ہی جو کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا دستی لکہا ہوا ہی۔ وہ اپنے ایک رشتہ دار کو مرزا قادیانی کی بابت تحریر فرماتے ہیں جس کا مضمون برائے ملاحظہ ناظرین ارسال ہی تاکہ عام کو معلوم ہو کہ مرزا قادیانی کو اُس کے مسلمان بہائی کس نام سے پکارنے لگ پڑے ہیں۔ مضمون یہہ ہی۔ "دجال کی زبان کا عام ملک میں رو سیاہ ہوگیا مگر وہ بے حیا ہی۔ عذر کرتا ہی کہ عبداللہ آتہم دل سے مسلمان ہوگیا ہی۔ مگر لوگ اُس پر ہنستے ہیں دل کا بیان شرعاً معتبر نہیں" +

ناظرین صاحبان کیا خوب ہورہا ہی جو اُس کے ہم مذہب بہائی اسکو روسیاہ۔ بے حیا۔ اور دجال ہونے کا فتوی دے رہے ہیں۔ پر کیا ہوا مرزا صاحب بھی پرلے درجہ کے ...... اور شرمندگی میں پاس شدہ ہیں اور اپنی چال سے کبھی باز نہیں آویں گے۔ اے مرزا صاحب کیا ہوگیا تہا جو آپکا فرشتہ پیشتر پانچ تاریخ مقررہ کے الہام لیکر نہ پہنچا کہ عبداللہ آتہم صاحب دل سے مسلمان ہوگیا ہی اب نہ مریگا۔ تو آپ اس ہی کلا بازی سے بچے ٹھہرتے۔ لیکن معلوم ہوتا ہی کہ شاید آپکو اُس رات ۱۲ بجے تک تسبیح پھیرنے سے فرصت نہ ہوئی ہوگی یا شاید معراج میں گئے ہوئے ہونگے ورنہ کچھہ تو ڈہنگ کہیں ہی لیتے۔ مرزا صاحب اب تو خواب غفلت سے ہوش سنبھالو۔ اس جہاں کا سوار جو آپکے دل میں بھوت کی طرح بول رہا اور آپ کو چین لینے نہیں دیتا۔ تشریف لائیے خداوند مسیح آپکو تسلی اور آرام دیگا۔ آپ ذرا مسیح کو چہوڑکر اور صلیب اُٹھاکر مسیح کی طرف قدم بڑہاویں اب آپ منہ میں اشتونہ ہونے جاویں ورنہ وہ دن آتا ہی کہ آپکا ڈنڈ دن ٹوٹ جاویگا اس وقت گناہگاروں کے لئے نجات کا دروازہ کہلا ہی گھبراویں نہیں

کسی کلیسا میں پہنچکر صلیبی نشان جلد حاصل کریں۔ والسلام

الراقم

سیوا سنگہ تار کلرک ڈاک خانہ پٹہانکوٹ

واقعات اور رائیں

انگریزی اخباروں کی دیسی ریاستوں سے ہمدردی

مارننگ پوسٹ لکہتا ہی کہ:۔ ہم ابھی اس امر کا ذکر کرچکے ہیں کہ گورنمنٹ ہند نے اس بات کی تحقیقات شروع کردی ہی کہ ٹراونکور کی ریاست میں سب بڑے بڑے عہدے کسواسطے سراسر اجنبی لوگوں کی تفویض میں ہیں۔ اور بھرتپور کی ریاست میں بھی اسی طرح کی بدانتظامی پہیلی ہوئی ہی۔ اور اس وقت اس بات کا ذکر کرنے سے ہماری یہی منشا ہی کہ ان معاملات کا زود تر کوئی تدارک کیا جائے اور حقداروں کو حق رسانی کی چارہ جوئی کی جاوے۔ جیسا کہ ہمارے نامہ نگار نے آگرہ سے کچھہ دن گذرے ہیں کہ ہمارے پرچے کے تاربرقیوں کے کالم میں مشتہر کیا تھا کہ بھرتپور کی ریاست میں حضرات کشمیریوں کے طفیل جو ریاست ہذا کا کہن اور ملائی چاٹے چلے جاتے ہیں بڑا ہی تہلکہ اور نارضی پہیل رہی ہی۔ اور حضور وائسرائے کو ایک ٹیلیگرام ارسال کیا گیا تہا کہ اس معاملہ کا تصفیہ کیا جائے اب بھرتپور کے پولیٹکل ایجنٹ موقع پر کچھہ تحقیقات کر رہے ہیں۔ بیان ذیل سے آشکارا ہوجائیگا کہ ریاست ہذا میں خاص خاص عہدے کتنی کثرت سے کشمیری پنڈتوں کو مفت عنایت کئے جاتے ہیں۔ یہہ ریاست کا وزیر اعظم اور کونسل کا مقدم ممبر کشمیری ہی ڈپٹی کلکٹر کشمیری اور پرایم منسٹر کا چچا۔ تحصیلدار خاص کشمیری جو پرایم منسٹر کا بہائی ہی ...... اُس پر اخبار امرت بازار پتر کا لکہتا

ہو کہ بھرتہ ہو یکی ریاست میں کشمیری پنڈتوں کو اجنبی یا غیر وطنی بیان کرنا غلط ہو کیونکہ ریاست ہندو ہو۔ وہاں کا راجہ ہندو ہو اور سب کشمیری پنڈت بھی ہندو ہی ہیں۔ اس لئے کہ وہ سب تقریب ایک ہی سی بولی بولتے ہیں۔ ایک ہی سے معبودوں کی پرستش کرتے ہیں اور ایک ہی رسومات مانتے ہیں اور اُن کے خیالات بھی ایک سے ہیں۔ لیکن اگر اسطرح کی تطاول اور لوٹ مار کا نمونہ دیکھنے کا کسی کو شوق ہو تو ملک ہند پر توجہ کرے کہ جس میں وائسرائے بھی انگریز ہو۔ کونسل کے ممبر بھی انگریزی ہیں۔ منتظم لوگ بھی انگریز گورنر بھی مختلف قسمتوں کے انگریز اور سب چھوٹے بڑے عہدہ دار بھی ہر محکمہ میں انگریز۔ علی ہذالقیاس۔ کشمیری پنڈتوں کے ریاست بھرتپور میں نوکریاں پانے کی شکایت کرنا مچھر کو چھاننے اور اونٹ کو نگل جانے کی برابر ہو۔ اور یہہ بات تو ہر ایک جانتا ہو کہ ریاست کشمیر کا پوسٹ ماسٹر جنرل بھی انگریز ہو۔ ایں چہ معنی دارد؟ +

عجیب خبر

منشی نبی بخش عیسائی ہوشیار پور سے بٹالہ کو اسی مہینہ میں آ رہا تھا امرت سر سے ۷ بجے ۲۶ منٹ پر ریل میں سوار ہوا۔ راستہ میں جس گاڑی میں تھا اُس میں ایک لیٹے ہوئے آدمی کے سر کے پاس سانپ نظر آیا۔ دوسرے نے جب بتلایا تو وہ اُٹھا اور سانپ نیچے گر گیا۔ جو محمدی تھے وہ اُس کو مارنا چاہتے تھے۔ مگر ایک ہندو نے کپڑے سے پکڑ کر ریل سے نیچے پھینک دیا۔ ایک دفعہ اخبار میں یہہ خبر پڑھ کر لوگ تعجب کرتے تھے جبکہ کلکتہ میں ایک صاحب اور میم ٹرام پر سوار جا رہے تھے اُن کے پاس سے سانپ نکلا تھا۔ (گدی میں سے) لیکن یہہ خبر تو اُس سے بھی تعجب کی ہو۔ خداوند لشکروں کا خدا دملا ہی حافظ ہو اگر وہ نگہبان نہ ہو تو ایک دم بھی زندہ رہنا ناممکن ہو +

عجیب سانپ

پیرس کے چڑیا خانہ کے ڈاکٹر صاحب نے ایک عجیب رپورٹ شایع کی ہو جس کو سن کر حیرت ہوتی ہو اور یکایک اسکی صداقت پر یقین کرنا مشکل ہو۔ چڑیا خانہ مذکور میں ایک مکان سانپوں کے لئے مخصوص ہو جس میں روئے زمین کے طرح طرح کے عجیب و غریب زندہ سانپ رہتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ان کی خوراک کے لئے ایک خرگوش ڈالا گیا جسے دو سانپوں نے دو جانب سے نگلنا شروع کیا۔ پہلے آپس میں بہت کھینچ تان کی۔ صاف معلوم ہوتا تھا کہ دونوں سانپ یہہ کوشش کرتے تھے کہ اکیلا ہی اس کو کھا جائے لیکن جب اس میں کامیابی نہ ہوئی تو دونوں نے اس کا نوالہ بنایا نگلتے نگلتے جب دونوں سانپوں کے جبڑے آپس میں مل گئے تو چند ساعت تک باہم چپٹے اور اُس کے بعد بڑے سانپ نے چھوٹے سانپ کو نگل لیا اور دو کی جگہہ ایک ہی سانپ رہ گیا +

پاگل برہمن

ہمعصر انڈین کیسٹ لکھتا ہو کہ تھوڑا عرصہ گذرا ہو کہ گنیش گنج لکھنؤ میں ایک برہمن پاگل ہو گیا۔ جس کی کیفیت اس طرح پر بیان کی گئی ہو کہ یہہ شخص ریلوے ملازموں کا باورچی تھا اور اُس نے ایک قصائی کو جو اس کا واقف تھا بکرا ذبح کرتے دیکھا اور اُس سے دریافت کیا کہ تمہیں ذرا بھی ترس نہیں آتا قصائی نے جواب دیا ہرگز نہیں۔ اس طرح اور چند تیز الفاظ کے بعد برہمن نے قصائی کی چھری اُٹھائی اور اُس کے بازو پر چند زخم لگا کر پوچھا کہ اب بھی تم کو درد معلوم ہوتا ہو یا نہیں قصائی کا بھتیجا یہہ حال دیکھ کر مدد کو دوڑا اور اس کی بھی وہی گت بنائی گئی۔ اور برہمن اس قدر غصہ میں تھا کہ اس نے کچھ دیر تک پولیس اور دیگر لوگوں کو اپنے پاس نہ آنے دیا۔ آخر پولیس نے دور سے ایک لمبا رسا اس کے گلے میں ڈالکر اس کو گرفتار کیا۔ اور جب اسکو تھانہ میں لیجا رہے تھے تو گیتا کے اشلوک پڑھتا جاتا تھا +

بردہ فروشی

ایک شخص مسمی خیراتی زیر دفعہ ۳۶۳ تعزیرات ہند پولیس نے گرفتار کیا ہو جس پر یہہ جرم لگایا گیا ہو کہ اس نے دو لڑکیوں مسمات کرموں اور خورشید بیگم کو جن کی عمر سولہ برس سے کمتر ہو ورغلا کر ان کو انکے محافظوں کی غیر حاضری میں ان کے گھر لاہور سے نکال لیا تھا یہہ مقدمہ مسٹر سائمنس مجسٹریٹ لاہور کی کچہری میں سماعت ہو رہا ہو۔ ۱۷ ستمبر سوموار کو پہلی پیشی تھی۔ کمرہ عدالت باشندگان لاہور سے بالکل پُر تھا اور کئیوں کو جگہہ نہ ہونے کے باعث واپس آنا پڑا۔ لالہ گنپت رائے بیرسٹر اور لالہ روشن لال پولیس کیطرف سے وکیل تھے اور لالہ گوبند رام مجرم کیطرف سے۔ شہادت پیش کی گئی کہ گذشتہ یکم جولائی کو مسمی خیراتی اور ایک اور آدمی نندلال نے لڑکیوں کو ورغلا کر گھر سے نکالا۔ نندلال ابتک روپوش ہو۔ یہہ بھی ثابت ہوا کہ لڑکیاں مذکور کو مجرم کئی شہروں میں لے گیا مثلاً الور جیپور اجمیر بمبئی وغیرہ۔ اور یہہ بھی کہ لڑکیوں کے پاس سونے اور چاندی کا زیور بھی تھا جو مجرم نے فروخت کر ڈالا ہو۔ بمبئی سے چلکر وہ ریاست جاورہ میں گئے اور وہاں سے پھر اجمیر آئے۔ مسمی خیراتی اجمیر میں پکڑا گیا تھا اور وارنٹ عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور سے جاری ہوئے تھے۔ لڑکیوں کی عمر کے متعلق اور شہادت پیش کی گئی لیکن اس موقعہ پر عدالت نے یہی مناسب سمجھا کہ لڑکیوں کو سول سرجن لاہور ڈاکٹر کوٹس کے پاس عمر کی ٹھیک ٹھیک دریافت کے لئے بھیجا جاوے چونکہ کرموں کی عمر ۱۳ اور خورشید بیگم کی ۱۵ برس بتائی جاتی ہو۔ اس کے بعد مقدمہ ملتوی ہوا اور آیندہ ۳ اکتوبر تاریخ سماعت مقرر کی گئی۔ عام باشندگان لاہور میں اس مقدمہ کا بہت چرچا ہو +

مرزا غلام احمد قادیانی

کوہ نور لکھتا ہے کہ:- مرزا غلام احمد قادیانی نے ۵ جون ۱۸۹۳ء کو عبداللہ آتھم کی موت کی نسبت جو پیشینگوئی کی تھی۔ یہاں اُس کا اندراج دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں:-

"آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہہ ہے کہ جبکہ میں نے بہت تضرع و ابتہال سے جناب الٰہی میں دُعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اُس نے مجھے یہہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہیں دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنے ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاویگا اور اُسکو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اُس کی عزت ظاہر ہوگی اور اسوقت جب یہہ پیشینگوئی ظہور میں آویگی بعض اندھے سوجاکھے کئے جاوینگے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سُننے لگینگے"۔

"میں اسوقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنے وُہ فریق جو خدا تعالےٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی رات سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اُٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھکو ذلیل کیا جاوے روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسّہ ڈالدیا جاوے مجھکو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جلشانہٗ کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ ضرور وہ ایسا ہی کریگا ضرور کریگا۔ ضرور کریگا۔ زمین و آسمان ٹل جائیں پر اُسکی باتیں نہ ٹلینگی"۔

جیسا کہ ہم گذشتہ ہفتہ کے اخبار میں لکھ چکے ہیں ہمیں پوری اُمید تھی کہ مرزا صاحب اِس پیشینگوئی کے غلط ثابت ہونے پر ضرور کوئی نہ کوئی تاویل فرمائینگے۔ ہمارا یہہ خیال صحیح نکلا۔ چنانچہ مرزا صاحب نے "فتح اسلام" کے نام سے ایک اشتہار مشتہر کیا ہے جس میں وہ ایک تازہ الہام کے بموجب یوں تاویل فرماتے ہیں:-

"اب ہمیں خدا تعالےٰ نے اپنے خاص الہام سے جتلایا کہ آتھم صاحب نے عظمت اسلام کا خوف اور ہم اور غم اپنے دل میں ڈالکر کسی قدر حق کیطرف رجوع کیا جس سے وعدہ موت میں تاخیر ہوئی"۔

یہہ ایک نہایت بیہودہ اور لچر تاویل ہے اگر مرزا صاحب ملہم صادق ہوتے تو اُن کو میعاد مذکور کے اندر ہی یعنے ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء سے پہلے ظاہر کر دینا چاہئے تھا کہ عبداللہ آتھم نہیں مریگا اب کہ پیشینگوئی غلط ثابت ہو چکی اور چاروں طرف سے لعن طعن کی بوچھاڑ ہوئی تو پھر اُن کو یہہ الہام ہُوا جو "مشتے کہ بعد از جنگ" کے مصداق ہے بس "کسی قدر" کے لفظ نے اور بھی جان ڈالدی ہے اشتہار کے آخر میں مرزا صاحب تہذیب و شائستگی کو مدنظر رکھکر اپنے مخالفین کے حق میں یوں دُرافشانی فرماتے ہیں:-

"بالآخر ہم یہہ بھی لکھتے ہیں کہ اگر اب بھی کوئی مولوی مخالف جو اپنی بدبختی سے عیسائی مذہب کا مددگار ہے یا کوئی عیسائی یا ہندو یا آریہ یا کسیوں والا اسکے ہماری اس فتح نمایاں کا قائل نہ ہو تو اُس کے لئے طریق یہہ ہے کہ مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کو قسم مذکور کے کھانے پر آمادہ کرے اور ہزار روپیہ نقد اُن کو دلا دے جس کے دینے میں ہم اُن کے حلف کے بعد ایک منٹ کی توقف کا بھی روا نہیں کرتے اور اگر ایسا نہ کرے اور محض اوباشوں اور بازاری بدچلنوں کی طرح ٹھٹھا ہنسی کرتا پھرے تو سمجھا جائیگا کہ وہ شریف نہیں بلکہ اُس کی فطرت میں خلل ہے سو اگر بجز اس تحقیق کے تکذیب کرے تو وہ کاذب ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مصداق"۔

مرزا غلام احمد قادیانی

پیسہ اخبار رقمطراز ہے کہ:- پچھلے ہفتہ میں مرزا صاحب قادیانی کی پیشینگوئی کے غلط نکلنے کی خبر چھاپ چکے ہیں۔ اگر اتفاقاً مرزا صاحب کی پیشگوئی صحیح بھی ہوجاتی تو بہت سے خوش اعتقاد اور عام لوگوں کے بہکنے کا اندیشہ تھا۔ مرزا صاحب بجائے اسکے کہ پیشینگوئی کے غلط نکلنے پر اقرار ندامت کرتے کہ یہہ کام خدا ہی کے سپرد ہے انہوں نے ایک اشتہار چھاپ کر دعویٰ کیا ہے کہ حقیقت میں اُنہیں ہی فتح ہوئی ہے۔ وہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ عبداللہ آتھم صاحب نے کسی وقت دل میں اسلام کی صداقت تسلیم کی ہوگی اس لئے اُن کے الہام کی شرط کے مطابق خدا نے اُنہیں نہیں مارا کیا مرزا صاحب کا خدا اتنا بھی عالم الغیب نہیں تھا کہ وہ اُنہیں پہلے ہی نتیجے سے مطلع کر دیتا۔ اسکے علاوہ دوسرا الہام مرزا صاحب کو ایسے آخری وقت میں ہُوا جبکہ ساری دُنیا پر اُن کی قلعی کھل گئی اگر ۵ ستمبر سے دس روز پہلے بھی وہ ایسا مشتہر کر دیتے تو ایک بات تھی۔ عذر گناہ بدتر از گناہ کی مثال مرزا صاحب کے آخری اشتہار سے بہتر کہیں نہیں ملی۔ اور ہمیں سخت افسوس ہے کہ لیسے لائق آدمی ایسی بیہودہ دلیلوں کی آڑ میں پناہ لیں۔

عجیب انتقام

پنجاب کے کسی اسسٹنٹ کمشنر صاحب سے ایک سکھ مجرم نے نہایت شرارت انگیز انتقام لیا افسوس یہہ ہے کہ نامہ نگار اندربانی جو اس خبر کا راوی ہے نہ تو ضلع کا نام بتایا نہ افسر کا نام لکھا تاہم ایک دلچسپ واقعہ ہے جسکی نظیر پہلے نہیں سُنی گئی وہ لکھتا ہے کہ اصلی یا خیالی ضرر رسانیوں کے واسطے انتقام تو ہوا ہی کرتے ہیں۔ مگر ایسا مشکل سے کوئی عجیب و غریب انتقام ہوگا۔ جس کا فسانہ پنجاب سے ہمارے پاس پہنچا ہے یہہ ایک جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر سے لیا گیا ہے جنکو اپنی لمبی مونچھوں کا فخر تھا اور اُنہوں نے کئی سالوں کی محنت سے بڑھائی تھیں یہہ معلوم نہیں ہوا کہ صاحب بہادر مقدمہ کرتے ہوئے حسب عادت اُن پر ہاتھ پھیر رہے تھے جیسا کہ لوگ عموماً کیا کرتے ہیں یا کوئی اور وجہ تھی مگر ایک ملزم کی جسکو اُنہوں نے ۶ ماہ قید کی سزا دی اُن پر نظر جا پڑی اور اُس نے اپنے دل میں ٹھان لی کہ جب جیل کے دروازے مجھے رخصت کرنے کے لئے کھولینگے۔ تو مونچھوں کو چٹ کرنے سے انتقام لونگا۔ صاحب مجسٹریٹ اس امر سے بالکل لاعلم تھے اور ملزم بھی ایک اجنبی شخص تھا۔ اِس لئے اُن کو شمہ بھی خیال نہ رہا کہ اُن کے فیصلہ سے ملزم مونچھوں کا جانی دشمن ہوگیا ہے

ہو اگر اُن کو کسی امر سے خیال پیدا بھی ہو جاتا تاہم وہ ایک پانچ روپیہ کے اُمیں چوکیدار کی حفاظت پر اپنی جان کو چھوڑتے جو اُن کے بنگلہ میں رہا کرتا تھا۔ پس ملزم جیل سے رہائی پا کر اپنا ارادہ پورا کرنے کے درپے ہوا۔ اور اُس نے ایک بڑی مقراض لیکر رات کے وقت صاحب کے بنگلہ میں جا گھسا۔ اُن کے مال و جان کا محافظ وہی معمولی پانچ روپیہ ماہوار کا چوکیدار اپنے مالک سے ۱۰ گز کے فاصلہ پر محو گریا میں اس طرح خراٹے لے رہا تھا کہ گویا گھوڑے بیچکر سونا اُس کا فرض ہے۔ انتقام لینے والا نوجوان موقع پاتے ہی بے کھٹکا آگے بڑھا اور جاتے ہی صاحب بہادر کی ایک مونچھ تراش کر پاس پڑی ہوئی سے چارپائی پر رکھدی۔ تاہم صاحب بہادر چونک اُٹھے اور اپنی موچھ کا جانی دشمن ہتھیار اُٹھائے ہوئے بھاگ گیا۔ پولیس نے اُسکا تعاقب کیکے نصف گھنٹہ کے بعد اُسکو اُسی نقصانی کی حالت میں گرفتار کیا۔ اب صاحب بہادر حیران ہو کر تعزیرات ہند کے ورق الٹ رہے ہیں اور تعجب کرتے ہیں کہ ملزم پر کونسی دفعہ لگائیں کیونکہ قانون کے لا ممبروں نے وہم و گمان سے بھی جب کبھی یہ سو دفعات وضع کیں ان کو ہرگز خیال نہ آیا کہ اس قسم کے مقدمے بھی پیش آئینگے۔ یہہ نہ ضرب اور نہ ضرب شدید ہے کیونکہ اس سے چہرہ ہمیشہ کے واسطے بدشکل نہیں ہوتا بلکہ مونچھیں پھر پیدا ہو سکتی ہیں۔ اسطرح "حملہ" کی کوئی صورت بھی حاوی نہیں ہو سکتی۔ کسی کے بال یا داڑھی تراشنا زیر دفعہ ۳۵۵ تعزیرات ہند بے حرمتی کی نیت سے حملہ مجرمانہ ہے۔ مگر یورپین کی مونچھیں عزت یا بیعزتی میں داخل نہیں ہو سکتیں اسلئے جرم مذکور دفعہ ۹۵ کے سوا کسی میں نہیں آ سکتا جس میں یہہ درج ہے کہ "کوئی امر اس وجہ سے جرم نہیں ہے کہ اس سے کسی نقصان کے پہنچنے کا احتمال ہو بشرطیکہ وہ نقصان ایسا خفیف ہو کہ متوسط فہم و مزاج کا آدمی اس نقصان کا شاکی نہ ہو" تاہم ہم خیال کرتے ہیں کہ جو شخص اس قسم کے جرم کا شاکی نہ ہوگا وہ عجیب فہم و مزاج کا آدمی ہوگا۔ یورپینوں میں سے بہتوں کو کسی قصور کے باعث ملازم کو موقوف یا سزا دینے کا موقع ہوا ہوگا مگر اس نظیر سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملازم جسوقت چاہیں بے کھٹکے اپنے آقا کی ڈاڑھیاں کو صاف کر دیا کریں۔ اب صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ کی بہت دردناک حالت ہے اُن کو کوئی عدالت نہیں ملتی جس میں وہ اپنا مقدمہ لیجائیں اور قانوناً خود بھی مسموع کرنے سے رہے حالانکہ ملزم صاحب بہادر کے پاس آنے سے پہلے اُن کے حکم سے جیل میں تھا۔ اور اب جبکہ اُس نے خود صاحب ممدوح کو ایک قیمتی چیز سے محروم کر دیا ہے بے فکر بیٹھا ہے ٭

مرزا کی پیشینگوئی کے غلط ہونیکا باعث

نمبر ۱۔ اگرچہ ہم قبل از وقت اپنے اکثر احباب سے مرزا کی پیشینگوئی کے غلط ہونے کی نسبت رائے قائم کر چکے تھے۔ مگر بپاس خاطر میاں اللہ دین صاحب درج اخبار کرنے کو ایک وقت معین ہو چکا تھا جسکو اب بہ تیرہ روز ہوتے۔ اور اس عرصہ میں مرزا اور اس کے چیلوں سے کوئی معقول جواب نہ بن پڑا۔ مرزا نے جبکہ معجزات انبیا علیہم السلام کو توہ مسمریزم سے بتلایا۔ اور اکثر معجزات مثل احیا اموات و معراج جسمانی وغیرہ سے انکار کیا تو اسیوقت معلوم ہو گیا تھا کہ آپ کے تخیلات ضرور اسی قسم مسمریزم سے ہیں۔ اور پیغمبروں کو بھی اپنی ہی ذات پر قیاس کر کے ان کے معجزات کو مسمریزم کی قوت سے سمجھا۔ اور یہہ نہ سمجھا کہ

؎ کار پاکاں را قیاس از خود مگیر ٭ گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر ٭

پس جو امور قوت مسمریزم سے بالاتر معلوم ہوئے اُنکا صاف انکار کر کے سید احمد خاں صاحب کی طرح کچھ نہ کچھ من گھڑت تاویل کر کے جاہلوں کو بہکایا۔ مگر افسوس کہ آپ کو باوجود ہمہ تن اسی کام میں مصروف ہونے اور ہر طرح کا سامان میسر ہونے کے اصول مسمریزم سے بھی اچھی طرح واقفیت نہیں۔ اگر تنبیر النفوس تاثیر الانظار، طلسم فرہنگ۔ رسالہ معجزات انسانی بقوت مقناطیسی وغیرہ پر نظر ہوتی تو آج کے دن آپ کو یہہ روز سیاہ نہ دیکھنا پڑتا اور ہر چہار طرف سے آپ پر لعنت و ملامت نہ پڑتی ٭

کیونکہ ان کتابوں میں بڑی تاکید ہے کہ عامل کو زیادہ لاف گزاف اور بیجا دعوی نہ کرنا چاہیئے۔ عامل اگر خلوت میں کسی عمل کا ہزار بار بھی تجربہ کر چکا ہو تب بھی علی الاعلان اور مجلس میں کبھی دعوی نہ کرے ورنہ ذلیل اور رسوا ہوگا۔ اور مجلس میں ضرور وہ عمل غلط ہوگا۔ اور اسکے غلط ہونے کی وجہ یہہ ہے کہ خلوت اور تنہائی میں خیال یکسو اور تصور جما ہوا ہوتا ہے۔ اور کوئی مزاحم نہیں ہوتا۔ مگر جلسہ عام میں یہہ بات نہیں۔ اول تو خیال کی یکسوئی نہیں ہوتی۔ دوم حاضرین جلسہ کے خیالات اگرچہ کیسے ہی ضعیف ہوں۔ مگر تاہم عامل کے عمل سے مزاحم ہوتے ہیں۔ اور وہ عمل خطا ہو جاتا ہے آپ اگر اپنی پیشینگوئیوں کو صرف اپنے ہی مریدین معتقدین کے روبرو بیان کرتے اور مخالفوں سے مخفی رکھتے۔ اور پھر اس کے حسب مرضی پورا ہونے کی صورت میں وہی آپ کے مرید معتقد آپ کے گولہ بنکر آپ کو بے پروں اڑاتے۔ اور چوتھے آسمان پر حضرت عیسی علیہ السلام کے برابر بیجا کر بٹھلاتے۔ بالغرض اگر حسب مرضی اس پیشینگوئی کا ظہور نہیں ہوتا تو مریدوں اور معتقدوں کو ادھر اُدھر کی تاویلیں گھڑ کے پرچا لینا تو آپ کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے غیروں کو خبر تک بھی نہ ہوتی۔ اس طرح آپ کے مرید ہمیشہ بڑھتے رہتے۔ جیسا کہ آپ براہین کے طبع ہونے تک ایسا ہی کرتے رہے مگر آپ کی حب جاہ نے اس پر قناعت نہ کرنے دی۔ اور یہہ ہوس پختہ ہو گئی کہ سارا جہان ہی پیرا مطیع ہو جاوے۔ اس خیال خام سے آپ نے نہ آگا دیکھا نہ پیچھا جھٹ عبد اللہ آتھم کے مرنے کی پیشینگوئی کو ظاہر کر بیٹھے۔ اور اس کو موکد بقسم و سزا و لعنت کر کے ایک شور برپا کر دیا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ نے اس پیشینگوئی کے پورا ہونے کے لئے اپنی تمام ظاہری و باطنی تدبیروں سے زور لگایا۔ اور چیلوں نے بھی ہمت لگائی اور چلے کھینچے دعائیں کیں تصور اور خیال جمائے۔ مگر افسوس آپ نے اس امر کو یاد نہ رکھا کہ تمام جہان کے خیالات میری تکفیر و تکذیب کے

دے بیٹھے ہیں سو ان سب کے سامنے ہماری چند آدمیوں کی کیا پیش جائیگی +

خیر جو ہوا سو ہوا آیندہ احتیاط رکھیں اور ناحق ایک ہزار روپیہ کا بدلہ کھو کر اپنی اور روسیاہی نہ کرائیں۔ اور پہلی بہت سی پیشین گوئیوں کے غلط ہونے کو یاد کر کے جس اصول کو ہم ذکر کر چکے ہیں اسے نہ بھلائیں۔ اور یہہ جو آپنے فتح اسلام کے بارے میں مختصر تقریر لکھی ہو اس سے تو یہی بہتر تھا کہ اپنی غلطی کا اقرار کرتے۔ عذر گناہ بدتر از گناہ یہی ہو۔ اس کا مختصر جواب سنئے آپنے پیشگوئی کے دو حصے کئے یا پندرہ مہینہ میں مر جانا یا اس کا مسلمان ہونا۔ ۵ ستمبر تک تو یہہ دعوی کہ جب تک عبد اللہ آتہم نہ مرے سورج غروب نہ ہوگا۔ جب عبد اللہ آتہم ۵ ستمبر تک نہ مرا اور سارے جہان نے تمہیں لعنت اور ملامت کی تو یہہ الہام ہوا کہ عبد اللہ آتہم نے اپنے دل میں کسی قدر حق کی طرف رجوع کیا مگر ۵ ستمبر سے پہلے مشتہر کر دیتے کہ وہ دل میں مسلمان ہو گیا اب نہ مریگا تو ایک بات بھی تھی۔ آخر میں سوال و جواب کے طور پر موت کے پہلو بدلنے کا عذر ایسا ہو کہ بس آپ کے خدا کی خدائی ظاہر ہو گئی جب آپ کے خدا نے دیکھا کہ موت کا پہلو تختہ مشق اعتراضات ہو گیا تو ناچار دوسرا پہلو اختیار کیا مگر تمہارے خدا کو اتنی عقل بھی نہ تھی کہ موت کے پہلو میں تو صرف بعض مخالفوں کے اعتراض ہوتے اور ہزارہا نادان مخالف آپ کے مطیع اور تابعدار ہو جاتے اور مرید علم الیقین سے عین الیقین کے درجہ کو پہنچتے۔ برخلاف دوسرے پہلو کے جو تمہارے خدا نے اختیار کیا۔ تمکو سارا جہان موافق اور مخالف سب لعنت اور ملامت کرتا ہے۔ سینہ سے بھاگ کر بغل کے نیچے پناہ لینا تمہارے فرضی خدا کا کام ہے۔ نہ علام الغیوب کا۔

اور جو کچھ سخت کلامی مثل عیسائیوں کا طرفدار ناجایز طور کی ولادت وغیرہ کلمات قبیحہ کا استعمال کیا ہے ہم اپنی طرف سے اس کا کچھ جواب نہیں دیتے۔ ہاں اس قسم کے اوروں کے لکھے ہوئے ترکی بہ ترکی جواب آپ کے نذر ہوں گے والسلام علی من اتبع الہدی۔ نور محمد مہتمم مدرسہ حقانی و اڈیٹر جریدہ علی نور۔

جنگ مقدس کی پیش گوئی کا خاتمہ

مرزا صاحب نے امرتسر کے مباحثہ میں مسٹر عبد اللہ آتہم کے پندرہ مہینہ کے اندر اندر مرنے کی جو پیشگوئی کی تھی اس کے آخر مرزا صاحب نے خود ہی بطور فیصلہ یہہ اقرار کیا ہو کہ "اگر یہہ پیشین گوئی جھوٹی نکلی تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھکو ذلیل کیا جاوے۔ روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے مجھکو پھانسی دی جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اگر میں جھوٹھا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو۔ اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو" انتہی مختصراً۔ اس کے بعد مرزا صاحب اپنے تمام مخالفین سے بھی یہی کہتے رہے کہ میری تکفیر میں جلدی نہ کرو۔ اور مجھے برا بھلا نہ کہو اگر تمہیں میری نسبت کچھ شک ہو تو میری پیشینگوئی کی انتظاری کرو۔ کیونکہ یہہ پیشین گوئی میرے صدق و کذب کی معیار ہو۔ اب چونکہ اس پیشین گوئی کی میعاد گذر کر بارہ تیرہ روز ہو لئے۔ اور عبد اللہ عیسائی اب تک زندہ اور بالکل تندرست ہو۔ اور مرزا صاحب نے اپنے اشتہار فتح الاسلام میں جو تاویل کی ہے وہ قابل اطمینان نہیں + پس ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے المرء یوخذ باقرارہ۔ آدمی اپنے اقرار کے سبب آپ گرفتار ہوتا۔ اور پکڑا جاتا ہو +

اور ہم مرزا صاحب کے عقاید جدیدہ یعنی اپنے آپ کو مسیح موعود قرار دینا نہیں مانتے ہمارے وہی عقاید ہیں جو پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکے صحابہ کرام اور سلف صالحین فرقہ اہل السنۃ والجماعۃ سے برابر اب تک منقول اور متواتر ہیں والسلام +

العبد کمترین الہ دین جلد ساز لودیانوی و اڈیٹر نور علی نور لدھیانہ

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن میں اڑنے کی کل کا تجربہ کیا گیا لارڈ ریلی اور لارڈ کیلون نے خود اڑ کر دیکھا۔ وہ اس تجربہ پر بہت خوش ہیں۔ صرف کل میں یہہ نقص ہو کہ ۳۵ میل فی گھنٹہ سے کم رفتار نہیں ہو +

ولایت میں ایک سکس فنگر کلب ہو جس کے ہر ایک ممبر کے ہاتھ کی چھ چھ انگلیاں ہیں۔ اس کلب میں چھنگوں کے سوا کوئی ممبر نہیں ہو سکتا۔ سکرٹری کی سالانہ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ تمام دنیا میں ۲ ہزار ایک سو چھنگے ہیں۔ عجیب خبط ہو +

کونٹ دی پیرس مرحوم کی وصیت شایع ہوئی ہو۔ اپنے دوستوں سے درخواست کی ہو کہ ان کے بیٹے کی تائید کریں۔ وصیت میں یہہ بھی لکھا ہو کہ فرانس عیسائی قوم بنے اس کے بغیر سابقہ عظمت ہاتھ نہ آئیگی +

لنکاسٹر میں ایک پاگل مریض کا پیٹ چاک کرنے پر ۱۹۲ اسپنیں معدہ سے نکلیں پیتل کی تار بھی برآمد ہوا۔ کل وزن بارہ پونڈ تھا جراحی عمل میں کامیابی ہوئی +

پارلیمنٹ لنڈن میں ممبروں کے باورچیخانے کی ترقی پر ۵۰۰۰ پونڈ صرف ہوگا تجویز ہو کہ ممبروں کے واسطے علاوہ ڈرائنگ روم کے غسل خانے بھی بنائے جائیں +

لنڈن میں ایک قومی مجلس قایم ہوئی کہ انارکسٹوں کی بیخ کنی کی جائے۔ اس جلسہ کی کارروائی خفیہ ہوگی بہت روپیہ جمع کیا گیا ہو +

منوچھرجی بھاؤنگری ایک اور پارسی ممبری پارلیمنٹ کے امیدوار ہوئے ہیں وہ ریاست بھاؤنگر میں جوڈیشل کونسل میں رہ چکے ہیں لائق ذی لیاقت آدمی ہیں گر کنسرویٹو خیالات کے ہیں +

رامپور کے پولیس تھانہ میں ایک عورت آئی جس کی گردن چھاتی اور بازو سخت مجروح تھے اُس نے کہا کہ میں نے اور میرے خاوند نے مل کر خودکشی کرنی چاہی تھی یہ زخم اُس نے لگائے تھے وہ اپنا گلا کاٹ کر مر گیا +

لنڈن سے خبر آئی ہے کہ سنیچر گذشتہ کو پنگیانگ میں چین و جاپان کے درمیان عظیم جنگ واقع ہوئی چینی فوج نے سخت شکست کھائی بیس ہزار فوج میں سے ۱۶ ہزار قتل یا زخمی ہوئے یا قید کئے گئے +

مصر میں تین پاشا اور چھ بردہ فروشوں پر کورٹ مارشل بیٹھا۔ عدالت نے باوجود زبردست ثبوت کے تینوں پاشاؤں کو الزام سے بری کر دیا۔ اور چھ بردہ فروشوں کو ۱۸ و ۶ ماہ قید کی سزا دی +

جاپانیوں نے پنگیانگ کا مقام چینیوں سے چھین لیا جو شمالی کوریا کی گویا جاپانی متصور تھا۔ اس عظیم فتح سے کوریا جاپان کے قبضہ میں آ گیا۔ چینیوں کے ۲ ہزار آدمی قتل ہوئے جن میں پانچ جنرل تھے +

اکیاب واقع اپر برہما میں ہیضہ نے بڑے خوفناک طور سے ظہور کیا ہے۔ ایک گاؤں میں چھ سو دیسی ہلاک ہو گئے اور لوگوں میں اس قدر خوف و دہشت بپا ہے کہ مُردوں کو کوئی دفناتا تک نہیں ہے +

برہمنوں نے پیشین گوئی کی تھی کہ گوہنا جھیل سے ہر دوار بالکل نیست و نابود ہو جائے گا۔ اب اُس کی تاویل کرتے ہیں کہ اس شہر کے تقدس نے اسے بچا لیا۔ یہی حال مرزا قادیانی کی تاویل کا ہے +

پونا میں ہندو محمدیوں میں خونخوار فساد ہوا مسجد و مقابر مسمار کئے گئے۔ ایک موذن قتل ہو گیا مسلمان سخت پر جوش ہو رہے ہیں اور عظیم اتفاق سے انتقام لینے پر کمربستہ ہیں۔ فوج انتظام کے لئے مستعد ہے +

احمد نگر میں گوکل اشٹمی کے دن ہندوؤں نے دیوتا کی پالکی نکالی جب گشت کناں مسجد کے دروازے پر پہنچے تو مسلمانوں نے لاٹھی سونٹے لے کر ہندوؤں پر حملہ کیا۔ ایک پولیس کانسٹبل مضروب ہوا مسلمان فرار ہو گئے +

پونا میں حال کے بلوہ کے متعلق تیرہ ہندو اور دو مسلمان گرفتار ہوئے ہیں۔ فوج اب تک شہر میں موجود ہے۔ ہر روز نئے نئے آدمی گرفتار کئے جاتے ہیں بڑے بڑے معززین ماخوذ ہیں ڈیفنس کی طرف سے ۳ لاکھ کا فنڈ جمع کیا گیا ہے +

شولاپور میں ہندو اپنے مندر میں باجا بجاتے تھے مسلمان مانع ہوئے۔ ہندوؤں نے نہ مانا مسلمانوں نے ہندوؤں کو مار پیٹ کی نقارے وغیرہ توڑ پھوڑ ڈالے۔ پولیس نے پہنچ کر پانچ مسلمانوں کو گرفتار کیا جن میں عبد الحق نامی پولیس کا ایک نایک ہے +

اجمیر۔ لال سنگھ شیخاوت ملازم کنور گوپال سنگھ رئیس کھروہ کے مقدمہ مجروحی میں نو کس ملزموں کا چالان عدالت میں ہوا ہے۔ دو ملزموں کا جن کی نسبت لال سنگھ چھریوں کا لگنا بیان کرتا ہے ہنوز پتہ نہیں لگا پولیس مصروف تلاش ہے +

اجمیر کی پولیس نے ایک ڈوم کو گرفتار کیا ہے جو مسماۃ جھنڈو طوائف ملازم مہاراجہ جموں و کشمیر کی ایک تیرہ سالہ لڑکی اور اُس کے لڑکے کی خورد سال عورت کو بھگا کے گیا تھا۔ یہ مقدمہ لاہور میں دایر ہے +

آگرہ۔ خزانہ کلکٹری کے ایک کانسٹبل پہرہ والے نے اپنے پاس سے تالی نکال کر خزانہ کے دروازہ کا تالا کھولنا چاہا اتنے میں دوسرا کانسٹبل آ گیا جس نے افسر گارڈ سے اطلاع کر کے اس کو گرفتار کرا دیا +

میرٹھ۔ ایک بنئے کا لڑکا اور ایک دھوبی گھوڑے کی چھت میں آ کر سخت مضروب ہو گئے۔ اور گھر جا کر دونوں مر گئے :: قانون گو اور پٹواری پیمایش کا کام سیکھنے کے لئے بلائے گئے اور بکثرت جمع ہیں +

مراد آباد میں متواتر بارش سے رام گنگا بہت بڑھ گئی۔ گذشتہ ماہ کی ۲۴ کو ایک دن اور رات کثرت سے بارش ہوئی سیکڑوں پختہ مکانات مسمار ہو گئے۔ یہاں کے شیعہ سُنیوں میں بڑا فساد ہے۔ تنازعہ کا اندیشہ ہے +

ضلع شاہجہان پور کے موضع سرائے میں خوک کی قربانی پر واں کے ٹھاکروں اور مسلمانوں میں فساد ہوا ایک زمیندار قتل ہو گیا۔ اور پانچ آدمی زخمی ہوئے :: خوک کی قربانی ایک نئی بات ہے +

وکیل بیوگان ہند کا کارسپانڈنٹ لکھتا ہے۔ کہ ہرداری پور میں ایک عورت نے اپنے شوہر کی چتا پر جلنا چاہا تھا۔ لوگوں کے منع کرنے پر اس وقت تو وہ باز رہی لیکن پیچھے سے موقعہ پا کر خودکشی کر کے مر گئی +

ضلع لاہور میں قتل کی وارداتیں روز بروز زیادتی پر ہیں۔ قریب چار مقدمات خون لالہ رام ناتھ صاحب مجسٹریٹ قصور کی عدالت میں فیصلہ طلب ہیں اور اتنے ہی لاہور کی عدالتوں میں ہیں +

لاہور۔ ۷ ستمبر کو سبز پیر کے میلہ پر شام کے ۶ بجے ایک پٹھان اور ایک آدمی سے تکرار ہو گئی۔ اُس آدمی نے غصہ میں آ کر ایک ایسا مُکا پٹھان کے پیٹ میں مارا کہ لگتے ہی بیہوش ہو گیا اور مر گیا ملزم گرفتار ہے +

لاہور مشن سکول کے طلباء نے رنگ محل میں جلسہ کر کے ریورنڈ ڈاکٹر فورمن صاحب مرحوم کی یادگاری قایم کرنے کو فہرست چندہ کھولی۔ بہت نظم خوانی اور تقریروں کے بعد قرار پایا کہ پادری صاحب کے نام پر ایک ہال تعمیر کیا جائے جس میں پبلک کو مذہبی اور تعلیمی لکچر دیئے جائیں +

شرق پور کے ڈاکیہ نے جو ایک سرکاری ڈاک کا تھیلا لے کر بھاگ گیا تھا ضلع گورداسپور میں گرفتار کیا گیا اور بعد تحقیقات چار سال قید سخت اور دو سو روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا +

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور

نئی کتاب ۔ نئی کتاب ۔ نئی کتاب

بیبل پڑھنا کیوں ضروری ہے ۔ مصنفہ مسٹر ایم ۔ ایل بلیار ام (
یہہ چھوٹا سا ۴۴ صفحہ کا رسالہ مختصر مگر نہایت معقول پیرایہ (دلائل) سے ہر فرد بشر کے لئے مطالعہ بیبل کی ضرورت کو ثابت کرتا ہے ۔ بے پروا اور بے خبر لوگوں کو اس اہم امر کی طرف متوجہ کرنے کے لئے نہایت کارآمد ہے ۔ اور اس لائق ہے کہ اُردو خوانوں میں کثرت سے تقسیم کیا جائے ۔ ہر ایک حق جو اور خصوصاً مشنری صاحبان کو چاہئے کہ اسے اپنے پاس رکھیں ۔ قیمت ۱ر +

اثمار شیرین ۔ یہہ کتاب الباکورۃ الشہیۃ فی الروایات الدینیۃ نامی ایک مشہور و معروف عربی کتاب کا ترجمہ ہے ۔ جو اپنی قسم میں بے مثل ہے ۔ جس نے اسلامی مباحثے کی طرز میں بالکل انقلاب پیدا کر دیا ہے ۔ اس کتاب کا مصنف ایک شامی مسیحی ہے مصنف نے ایک ناول کے پیرایہ میں دین عیسوی کی تائید اور مخالفین کے حملوں کی تردید ایسے معقول اور موثر طور سے کی ہے ۔ کہ اگر محمدی تعصب کی پٹی اُتار کر اس کا مطالعہ کریں تو راہ حق کو دریافت کر لینا کچھ مشکل نہیں طرز بیاں نہایت شیریں اور مہذبانہ ہے ۔ اور مسلمانوں کے اکثر بڑے بڑے اعتراضوں کا جواب خود اُنہی کی کتابوں سے دیا ہے اس کی خوبی اظہر من الشمس ہے ۔ ہماری تعریف کی محتاج نہیں سر ولیم میور نے بھی جو عربی کے مشہور فاضل اور مذہب اسلام کی نسبت بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں ۔ اس کا ترجمہ انگریزی زبان میں بھی شایع کیا ہے ۔ ایک دو ہفتہ میں چھپکر تیار ہو گی ۔ مگر چونکہ محدود تعداد چھاپی گئی ہے ۔ اس لئے درخواست فی الفور بھیجنی چاہئے تاکہ طبع ثانی کا انتظار نہ کرنا پڑے ۔ مجلد یا غیر مجلد مل سکتی ہیں +

المشتہر
اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

رسول قادیانی کو پھر الہام ہوا

بخت آتھم سے ہے مشکل رہائی آپکی ۔ تو رسی ڈالینگے وہ نازک کلائی آپکی
آتھم اب زندہ ہیں اگر دیکھو لکھو تسخو ۔ بات کب یہہ چھپ سکے ہے اب چھپائی آپکی
کچھ کرو شرم و حیا مولوی کا اب کام کیا ۔ بات اب بنتی نہیں کوئی بنائی آپکی
جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بتلایا کئے ۔ کون مانے ہے بھلا ہیچ ادائی آپکی
جھوٹ ہیں باطل ہیں دعوے قادیانی کے سبھی ۔ بات سچی ایک بھی ہم نے نہ پائی آپکی
حق ہے صادق اور صادق ہے کلام الہام کا ۔ ہو گئی شیطاں سے ثابت آشنائی آپکی
ہوگیا ثابت ہے سب الہام ہے آپکے ۔ کر رہا بیشک ہے شیطاں رہنمائی آپکی
اپنے بچے سے نہیں شیطان تمہیں ... ۔ ہاں کب منظور ہے الدم جدائی آپکی
تم ہو اُس کے اور اب ہے تمہارا ... ۔ رات دن کرتا ہی ہے پیشوائی آپکی
ہم نہ کہتے تھے کہ شیطاں کا کہا مانو نہ تم ۔ کس بلا میں آ کے دیکھو جان پھنسائی آپکی
ہر طرف سے لعنت اور پھٹکار ہو رہی ہے ۔ دیکھو کیسی ملک میں اچھال آئی آپکی
خوب ہے جبرئیل اور الہام والا وہ خدا ۔ آبرو سب خاک میں کیسی ملائی آپکی
ہو کہاں اب وہ خدا جس کا تمہیں الہام تھا ۔ کس نے کرنا ہے مشکل کشائی آپکی
ابتدا میں کہاں وہ آپ کے پیر و مرید ۔ جو گلی کوچوں میں کرتے تھے بڑائی آپکی
کرتے ہیں تعظیم جھک جھک کر تھے ... ۔ دو دم تحریر سے کرتے تھے صفائی آپکی
آپ نے خلقت کے ٹھگنے کا ... ۔ جانتے ہیں ہم یہہ ساری پارسائی آپکی
کچھ کرو خوف خدا کیا حشر کو دو گے جواب ۔ کام کس آئیگی یہہ دولت کمائی آپکی
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی عالم میں تجھ سے ہیں مگر ۔ سب پہ سبقت لیگئی ہے بے حیائی آپکی
کر کے منہ کالا اگر ... کیوں نہیں ہو آسودہ ۔ فیصلے کی شہرہ ہم نے سنائی آپکی
ڈاڑھی مونچھ اور سر کا بچنا بڑا دشوار ہے ۔ کر رہی ہے الگ ... اب توانائی آپکی
آپکے دعوؤں کو باطل کر دیا حق نے تمام ۔ اب بھی تائب ہو اس میں ہے بھلائی آپکی
ابھی فرصت ہے اگر کچھ عاقبت کی فکر ہو ۔ ہاتھ کب آئیگی یہہ مہلت گنوائی آپکی
سخت گمراہ ہو جو سمجھے مسیح کی شان کو ۔ ... زندگی سے ... آپکی
خاتمہ بالخیر ہوگا اور ہوگے سرخرو ۔ ہوگئی اب بھی مسیح سے گر صفائی آپکی

المشتہر

اب دام کو اور کسی جا بچھائیے ۔
بس ہوچکی نماز مصلے اٹھائیے

ضرورت

وومنس ۔ میڈیکل مشن ڈسپنسری کے لئے ایک اسسٹنٹ کی ضرورت ہے درخواستیں مسز میپل کے پاس ڈیرہ اسمٰعیل خان کے پتہ پر آنی چاہئیں +

جناب ایڈیٹر صاحب

تسلیم ۔

بہروپیا نمبر اول

حسن دین عرف ایوب ولد لکا قوم چک رئیس جموں ۔ رنگ گورا ۔ تھوڑی چپٹی ۔ قدرے آگے کو نکلی ہوئی ۔ چہرہ دراز ۔ ٹانگیں کشادہ قد پست ۔ گفتگو دلفریب ۔ اصل پیشہ عرائض نویسی ۔ قدرے رومن بھی جانتا ہے ۔ چونکہ یہہ شخص قریباً ایک سال کے گذرا ہے جموں میں عیسائی ہو چکا ہے اب وہ رڑکی میں بھی آیا تھا ۔ لیکن خداوند مسیح نے اُس کے فریب سے بچا یا ۔ لیکن جاتے وقت راقم کی دری قیمتی للعہ؍ وہ چورا کر لے گیا ہے ۔ اب مینے سنا ہے کہ وہ اجمیر کو گیا ہے پس مسیحیوں کو اس مکار دغاباز سے جو کہ بھیڑ کے بھیس میں متلاشی بنکر آتا ہے ۔ اور آخر پھاڑنیوا بھیڑیا ہے ۔ ہوشیار رہنا چاہیے +

راقم
یعقوب مسیح کیٹی کسٹ از مقام رڑکی

لودیانہ

(تعداد پیدایش ۴۰ و تعداد اموات ۴۰)

پادری ای ۔ پی ۔ نیوٹن صاحب مہتمم نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم ۔ ... دا ... کے اہتمام سے چھپا +